عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد ۱۴ - شمارہ ۲۹

عالم اسلام کا بین الاقوامی جریدہ

محمدؐ از تو می خواہم خدا را ✵ خدایا از تو عشقِ مصطفےٰ را

اس شمارے میں

...الانبیاء بحیثیت امیر و قائد، قوم عاد کی تباہی، اللہ والوں کی مجلس، بولتی تحریریں، ذکری کون ہیں؟

نزلہ، کھانسی اور زکام
سردی کے موسم میں عام
مناسب احتیاط برتیے ۔ بروقت سُعالین لیجیے
سردیوں میں اگر آپ کو نزلہ، زکام، کھانسی یا گلے میں خراش کی شکایت ہو جائے تو فوراً سُعالین کا باقاعدہ استعمال شروع کر دیجیے۔ اور اگر خدانخواستہ تکلیف بڑھ جائے تو ایک پیالی تیز گرم پانی میں سُعالین کی چار ٹکیاں حل کر کے جوشاندے کے طور پر صبح و شام پیجیے۔
سُعالین آپ کو ان بیماریوں سے محفوظ بھی رکھتی ہے اور نجات بھی دلاتی ہے۔
SUALIN
سُعالین
شیشی میں بھی دستیاب ہے
اور نئے اسٹرپ پیکنگ میں بھی۔
نوزو
ناک کے ورم، سوزش اور بندش کے لیے مفید۔
ایک پھوار ناک کھول دیتی ہے۔
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
آوازِ اخلاق
اخلاق عملاً مذہب ہے اور مذہب اصولاً اخلاق ہے۔
ADARTS-SUA-3/85

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۲۹
۲۱ تا ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ
بمطابق
۳ تا ۹ جنوری ۱۹۸۶ء

مجلس مشاورت

○	مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
○	مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
○	حضرت مولانا منظور احمد نعمانی	بھارت
○	حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
○	شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
○	حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
○	حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
○	حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
○	حضرت مولانا سعید الذکار	فرانس

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی، امجد محمود

بدل اشتراک

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۶۷۱

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کنری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
لیہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد رانا	ٹنڈو آدم	عماد اللہ عرف لی اللہ

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، اومان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۸۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

توہین رسالت کی سزا موت ہے
اس سلسلہ میں قانون ہاتھ میں لینا جرم نہیں۔ شریعت کورٹ میں دلائل

ڈپٹی اٹارنی جنرل سید ریاض الحسن گیلانی نے کہا ہے کہ عقیدۂ ختم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ رکھنے کی سزا موت ہے۔ اور اسلامی مملکت میں یہ سنگین ترین جرم ہے۔ اس لیے اس جرم کے مرتکب کو سزا دینے کے لیے صرف حکومت کی مشنری کے حرکت میں آنے کا انتظار کرنا ضروری نہیں بلکہ کوئی مسلمان اس سلسلے میں قانون کو ہاتھ میں لے سکتا ہے۔ یہ بات انہوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ کے روبرو توہین رسالت سے متعلق دائر کی گئی شریعت درخواست میں وفاقی حکومت کی جانب سے دلائل پیش کرتے ہوئے کہی۔ فاضل عدالت کے استفسار پر انہوں نے کہا کہ یہ ان کی ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ وہ حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے فاضل عدالت میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔ کیونکہ حکومت نے انہیں ہدایت کی ہے کہ وہ شریعت کے مطابق حکومت کا موقف پیش کریں۔

سید ریاض الحسن گیلانی نے اپنے دلائل میں کہا: توہین ختم الرسل سے زیادہ سنگین جرم کا تصور اسلامی ریاست میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مسلم قومیت کی بنیاد دین اسلام پر ہے اور دین اسلام کا مرکز حضرت نبی کریمؐ کی ذات اقدس ہے لہٰذا سب سے سنگین جرم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوگا جس کی سزا اسلامی طور پر موت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت قائداعظم محمد علی جناح نے ۱۹۲۷ء کے غازی علم الدین کیس میں جو موقف اختیار کیا تھا وہ شریعت کے مطابق تھا۔ کہ ایک مسلمان کے سامنے جب اس کے نبی کی توہین ہوگی تو اس سے زیادہ فوری اشتعال انگیز بات اس کے لیے اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اور ایسے موقع پر وہ قانون کو ہاتھ میں لیتا ہے تو یہ جرم نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سنت رسولؐ سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔

کیونکہ دو واقعات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ ان کا خون رائیگاں گیا اور ان پر کوئی قصاص اور دیت لاگو نہیں ہوئی انہوں نے بتایا حضرت نبی کریمؐ کے سامنے ایک نابینا صحابی کا معاملہ پیش ہوا تھا۔ جنہوں نے توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والی ایک لاولد یہودی خاتون کو قتل کیا تھا۔ جس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس کا خون رائیگاں گیا۔ دوسرے واقعہ میں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کی مثال پیش کی جنہوں نے اپنے والد کو قتل کیا تھا۔ اور حضور علیہ السلام کے روبرو اس واقعہ میں قصاص اور دیت کا کوئی معاملہ نہیں اٹھا تھا۔ انہوں نے کہا سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی بھی تائید ہوتی ہے کہ کسی مسلمان کو توہین رسالت کے جرم میں سزا دی ہی نہیں جا سکتی کیونکہ جب کوئی مسلمان توہین رسالت کا مرتکب ہوگا۔ تو مرتد ہو جائے گا۔ اور اس کو اپنے جرم کی سزا مرتد کے طور پر ملے گی۔

مولانا حمادی کا پریس کانفرنس سے خطاب

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل مجاہدین ختم نبوت اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مجلس عمل سندھ کے کنوینر علامہ حضرت مولانا احمد میاں حمادی نے فرمایا کہ امت مسلمہ کے تمام معتبر علماء اور خود حکومت کے ڈپٹی اٹارنی جنرل نے متفقہ دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ گستاخ رسول کی شرعی سزا "سزائے موت" ہے۔ اس لیے ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وفاقی شرعی عدالت کو اس مقدمے کے سماعت کا مجاز بنا کر اسلامی فیصلہ حاصل کر کے گستاخی رسولؐ کے مرتکب کی سزا کا قانون نافذ کیا جائے۔ قادیانیوں کو سیرت النبی پر جلسہ یا کسی بھی ایسے کام سے جو مسلمانوں کا ہی سمجھا جاتا ہے کرنے سے روکا جائے۔ قادیانیوں کے سالانہ جلسہ ربوہ پر حسب سابق پابندی برقرار رکھی جائے۔ صدارتی حکم نامہ امتناع قادیانیت پر عملدرآمد کرائیں۔ جہاں جہاں انتظامیہ ناکام رہی یا قادیانیوں کے ساتھ ملک کے درجہ اول کے لوگوں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔

روٹری کلب اور قادیانی

کراچی (ختم نبوت رپورٹ) روٹری کلب جو کراچی شہر کے ہوٹل کا ایک ادارہ ہے۔ جس کا دفتر محمدی بلڈنگ متصل ناظم آباد میں ہے معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں کے ڈی اے نے گلشن اقبال میں روٹری کلب کو ایک پلاٹ بھی مہیا کیا ہے۔ پتہ چلا ہے کہ روٹری کلب کا شیخ رحمت اللہ قادیانی کو ۸۷-۱۹۸۶ء کے لیے چیئرمین بنا دیا گیا ہے۔ جو کٹر اور متعصب قادیانی بتایا جاتا ہے۔ اس کے گھر اکثر قادیانیوں کے جلسے اور خفیہ اجلاس بھی منعقد ہوتے ہیں روٹری کلب کے بارے میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کا تعلق عالمی صیہونیت اور مغربی سامراج سے ہے۔ پاکستانی اٹیلی جنس کی مرتب اس ادارے کے متعلق پوچھ گچھ اور معلومات کر چکی ہے شیخ رحمت اللہ قادیانی کے چیئرمین بننے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ واقعتاً اس کا یہودیوں سے رابطہ ہے کیونکہ قادیانیت بھی بقول علامہ اقبال "صیہونیت کا چربہ ہے اور ان کے بھی یہودیوں سے روابط موجود ہیں بلکہ قادیانی مشن بھی اسرائیل میں کام کر رہا ہے حکومت کو اس ادارے کی تحقیق کرنی چاہیے اور اس کی سرگرمیوں پر نظر رکھنی چاہیے۔

قوم عاد کی تباہی کی داستان

قوم عاد اپنے وقت کی سب سے زیادہ طاقتور اور مستحکم قوم تھی مگر اس قوم کو مار نے اسے تباہ کرنے کے لئے اللہ نے "ہوا" جیسی ہلکی پھلکی اور نظر نہ آنے والی چیز کا استعمال کیا۔ جنگ لڑی نہ بم استعمال کیا یہ اللہ کی قدرت کا ایک مظاہرہ اور اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ جو چاہے، جیسا چاہے، جب چاہے اور جہاں چاہے سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ چیزوں کی ہیئت، طاقت، اقتدار اور صفت کو بدلنا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ پانی کے بجائے نہروں کی برسات بھی برسا سکتا ہے وہ تنور سے پانی نکال کر اس کو طوفان کی شکل دے سکتا ہے۔ وہ آواز کو ہولناک چیخ میں تبدیل کر کے آبادیوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔ آگ کو پھولوں میں بدل سکتا ہے۔ سمندر کی لہروں کو حکم دے کر انہیں روک سکتا ہے اور انہیں لہروں سے فوجوں کو زندہ درگور کر سکتا ہے۔ چڑیوں کے پاؤں سے کنکر گرا کر انہیں موت کا سبب بنا سکتا ہے۔ سینکڑوں سال کے بعد مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کر کے بازار میں سودا لانے کے لئے بھیج سکتا ہے۔ ۱۲۵ سال تک کھانے کو گرم اور پانی کو تازہ رکھ سکتا ہے۔ چٹان سے اونٹنی کو نکال کر اسی وقت بچے کو اس کے پیٹ سے نکال سکتا ہے۔ بغیر مرد کے عورت کو ماں بنا سکتا ہے۔ بانجھ بوڑھے، بوڑھی کو بچے کا باپ بنا سکتا ہے۔ ایسی بے شمار باتیں قرآن میں ہیں جن سے اللہ کی قدرت اور طاقت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ غرض قوم عاد نے جب اپنی طاقت اور قوت پر غرور و تکبر کرنا شروع کیا تو اللہ نے پکڑ لیا اور چند دن تک ہوا چلا کے اسے تباہ کر دیا۔ مطلب یہ کہ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے قدرت کا دکھائی نہ دینے والا ہاتھ مغرور کی گردن مروڑ دیتا ہے۔ اس داستان سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ طاقت اور قوت اپنے ساتھ بہت سی چیزیں لاتی ہے۔ مثلاً دولت حکومت، سرداری، اقبال اور رسوخ، اگر ان چیزوں کو نعمت سمجھ کر کسی نے ان کا صحیح استعمال کیا ہے تو اللہ اس میں اور بھی زیادتی کرے گا۔ اگر ان کا غلط استعمال ہوا تو یہی چیزیں تباہی کا باعث بن جاتی ہیں۔ دولت بد اعمالی اور بدکرداری سکھاتی ہے۔ حکومت جانبداری اور ناانصافی کراتی ہے سرداری لوٹ کھسوٹ اور ظلم و زیادتی سکھاتی ہے۔ عہدہ اور اقبال سے انسان اپنے اوقات کو بھول جاتا ہے اور رسوخ سزا کو ہر سزا سے بچنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا جن انسانوں کے پاس یہ چیزیں ہیں انہیں ہر وقت اللہ کو یاد رکھنا اور اس کی پکڑ کو بھولنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ کون جانے کب کیا ہو جائے۔ کب غلطی ہو اور کب اللہ کا عذاب آجائے۔ ایک اور بات جو اس واقع میں بتائی گئی ہے وہ یہ کہ دولت اور طاقت دونوں انسان کی عقل اور آنکھ پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ چنانچہ وہ اچھی بات نہیں سنتا۔ نصیحتوں پر کان نہیں دھرتا۔ ضدی اور ہٹ دھرم بن جاتا ہے جو شخص اچھی بات کہتا ہے۔ اس کے درپے آزار ہو جاتا ہے۔ یہ بُرائی آج ہم میں بڑے پیمانہ پر ہے اور ہم سب ہر روز اس کا مظاہرہ دیکھ رہے ہیں۔ عہدہ ملتے ہی آج کا انسان مغرور و متکبر ہو جاتا ہے، ماضی کو بھول جاتا ہے۔ ہامان کی زبان میں بات کرنے لگتا ہے۔ شیطان کا چیلہ بن جاتا ہے حکومت یا کرسی ملتے ہی فرعون بن جاتا ہے۔ ناانصافی اور ظلم اس کا شیوہ بن جاتا ہے بڑے لوگوں کو ہر وقت توبہ کرتے رہنے اور حق تلفی و ناانصافی سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ایک اور چیز جس کی اس واقعے میں نشاندہی کی گئی ہے وہ یہ کہ انسان آخر انسان ہے۔ غلطیوں اور کوتاہیوں کا اس سے سرزد ہونا کچھ بعید نہیں مگر جب قدرت کی طرف سے کوئی اشارہ ملے یا کوئی اس کو ٹوکے یا کوئی امتحان یا آزمائش ہو تو فوراً ہوشیار ہو جانا چاہیئے اور اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش میں لگ جانا چاہیئے۔ اللہ پاک رحمٰن و رحیم ہے وہ معاف کر دے گا۔ چنانچہ حضرت ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو بار بار کہا۔ اے میری قوم! اب بھی وقت ہے توبہ کر لے۔ بغاوت سے باز آجا اور اللہ کے آگے سر جھکا دے وہ تجھے بخش دے گا مگر عاد نے اس کو قبول نہ کیا اور ہلاک ہو گئے یہی حال ہر انکار کرنے والے کا ہو گا۔ اللہ کے احکام کو جھٹلانے والا، اچھی باتوں سے گریز کرنے والا ہر زمانے میں انجام کو بد کو پہنچا ہے اس کے برعکس وہ جو توبہ کرتے ہیں۔ سچے دل سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں اور اپنے اعمال کو درست کر لیتے ہیں وہ بچ جاتے ہیں۔ اس واقعہ میں حضرت ہودؑ کی زبان سے ایک بہت بڑی بات یہ کہلوائی گئی ہے کہ "زمین پر چلنے والا کوئی وجود ایسا نہیں ہے جسے اللہ نے اس کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ نہ رکھا ہو" یعنی یہ کہ ہر حرکت کرنے والی چیز کا کنٹرول اللہ کے ہاتھ میں ہے جو کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ آزاد ہے وہ احمق و نادان ہے۔ (نشیمن بنگلور)

جعلی نبی کے پیروکاروں کا جعل سازی کا دھندا

اسلام آباد (نمائندہ ختم نبوت) معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں نے جعلی ناموں سے بیرون ملک جانے اور لوگوں کو روزگار کا جھانسہ دے کر بیرون ملک بھیجنے کا دھندا شروع کیا ہوا ہے۔ ربوہ کے رہنے والے قادیانی، دیگر مقامات کے جعلی شناختی کارڈ حاصل کر کے وہاں سے اپنا پاسپورٹ بنواتے ہیں جن میں اپنے کو وہ مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ مغربی جرمنی میں ہزاروں قادیانی موجود ہیں اسی طرح سوئٹزرلینڈ میں بھی موجود ہیں جہاں پچھلے دنوں قادیانیوں کا [illegible] پیشوا مرزا طاہر دورہ کر چکا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ قادیانی کچھ سادہ لوح لوگوں کو روزگار دلانے کے بہانے لے جاتے ہیں۔ جب انہیں وہاں جا کر روزگار نہیں ملتا تو قانون کی گرفت میں جاتے ہیں تو ان کے سامنے بیعت فارم رکھ دیتے ہیں کہ یہ پُر کرو اور سیاسی پناہ کی درخواست دیدو تمہیں سیاسی پناہ بھی مل جائے گی اور روزگار بھی مہیا ہو جائے گا۔ چند دن پہلے جعلی دستاویزات پر مغربی جرمنی بھیجنے والے اور ان سے سیاسی پناہ کی درخواست دلانے والے گروہ کے سات ارکان گرفتار ہوئے تھے۔ جو لوگ گرفتار کیے گئے ان میں میرین ایئر لائنز کے عارف محمود، سن مائر ٹریولز کے ظفر محمود، منظور حسن ایسٹ اینڈ ویسٹ ٹریولز کے نصر اللہ بھٹی، محمد شاہ، ایئر ٹیکنیک کے محمد بشیر اور اکبر ایجنسی کے عبد الرشید شامل ہیں۔ دینی حلقوں نے مذکورہ ٹریول ایجنسیوں اور جعلی دستاویزات پر بیرون ملک بھیجنے والے مذکورہ افراد کی تحقیق کا مطالبہ کیا ہے۔

مولانا حبیب اللہ رشیدی کی وفات پر ابوظہبی میں قرآن خوانی

ابوظہبی (نمائندہ ختم نبوت) مبلغ تحفظ ناموس صحابہؓ برائے ابوظہبی ابو عبد اللہ محمد ساجد اعوان آف ساہیوال نے مبلغ اسلام مجاہد ختم نبوت خطیب اعظم ساہیوال حضرت مولانا حبیب اللہ رشیدی کی اچانک وفات کی خبر سن کر افسوس کا اظہار کیا ہے اس سلسلہ میں سنٹر ہوٹل کی مسجد میں مولانا حبیب اللہ رشیدیؒ کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی ہوئی۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ مولانا حبیب اللہ رشیدیؒ یادگار اسلاف تھے۔ انہوں نے تحفظ ختم نبوت اور دفاع صحابیت میں اپنی ساری زندگی صرف کی جیلیں کاٹیں مصائب برداشت کئے مگر ان کے عزم استقلال میں کوئی چیز رکاوٹ نہ بن سکی۔ انہوں نے کہا کہ پورے ملک میں اور بالخصوص ساہیوال کے دینی حلقوں میں مولانا رشیدیؒ کا ایک اہم مقام تھا وہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تیار کردہ جماعت کے ایک جیالے سپاہی تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات میں بلندی عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

صوفی نذیر احمد کو صدمہ

خوشاب میں ہفت روزہ ختم نبوت کے نمائندے اور ایجنٹ محترم صوفی نذیر احمد صاحب کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون قارئین سے مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے مرحومہ کی وفات پر حضرت مولانا غلام ربانی جوہر آباد، مولانا بشیر احمد خطیب مسجد حزب اللہ، مولانا عبد الرحمن ساقی، مولانا قاری سعید احمد خطیب بگھڑوالی مسجد، مولانا سلیمان صاحب مسجد نور تبلیغی، مولانا شبیر احمد مسجد نوری حضوری، مولانا خان مظفر خان، قاری عباس صاحب، قاری زین الاسلام اور دوسرے حضرات نے صوفی صاحب سے دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

ضروری تصحیح

گزشتہ شمارے میں "عقیدہ آخرت" کے عنوان سے مولانا محمد رضوان القاسمی ندوی صاحب کا مضمون شائع کیا گیا تھا جس میں ان کا نام سہواً رہ گیا ہم مولانا سے اس فروگذاشت پر معذرت خواہ ہیں۔

(ادارہ)

ابوظہبی میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر سنٹر ہوٹل میں جلسہ سیرت

ابوظہبی (نمائندہ ختم نبوت) سنٹر ہوٹل سٹاف کو ہر سال الحمد للہ مذہبی ایام و تہوار تزک و احتشام سے منانے کا شرف حاصل ہے امسال بھی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بڑے پروقار طریقہ سے منائی گئی اس سلسلہ میں مسجد سٹاف ہوٹل میں قرآن خوانی ہوئی اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متبرک موضوع پر ایک جلسہ منعقد ہوا جس کا آغاز جناب رب نواز شاکر نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا۔ خطیب اعظم ابوظہبی مجاہد ختم نبوت علامہ خلیل احمد صاحب ہزاروی نے اپنے عالمانہ انداز میں سیرت النبیؐ کے متبرک موضوع پر خطاب فرمایا اور کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان کی جان ہے اور آپؐ کی سنت پر عمل پیرا ہونا باعث نجات ہے انہوں نے مزید فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم توحید کی اشاعت کیلئے طرح طرح کے مصائب و آلام سے ہمکنار ہوئے حتیٰ کہ نبی اکرمؐ کے جانثار صحابہ کرامؓ نے توحید و سنت کی سربلندی کیلئے گردنیں تک کٹوا دیں، قاری وحید الزمان صاحب اور ابو عبد اللہ محمد ساجد اعوان بھی اس موقع پر موجود تھے۔ آخر میں علامہ صاحب نے اسلام و پاکستان کی سربلندی کی دعا فرمائی۔

قادیانیوں کی مولوی فیض محمد کو دھمکی

مورو ضلع نواب شاہ کے قادیانیوں نے مولوی فیض محمد صاحب کو دھمکی دی ہے کہ یا تو ہمارے خلاف تبلیغ بند کر دو ورنہ ہم تم سے نمٹ لیں گے۔ اس سلسلہ میں ان کے مکان پر کچھ نامعلوم افراد حملہ آور بھی ہوئے ہیں جن قادیانیوں نے دھمکیاں دی ہیں ان کے نام محمد صدیق جمن اور ملک نعیم احمد بتائے جاتے ہیں۔ ضلع نواب شاہ کے علماء نے اس واقعہ پر زبردست احتجاج کیا ہے۔

احتجاج، احتجاج، احتجاج

کوئٹہ سمیت بلوچستان کے بڑے بڑے شہروں میں احتجاجی قراردادیں

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) ملک کے دوسرے حصوں کی طرح صوبہ بھر میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر یوم احتجاج منایا گیا۔ صوبائی دارالحکومت کی سینکڑوں مساجد کے علاوہ صوبے کے بڑے بڑے شہروں کی مساجد میں احتجاجی قراردادیں منظور کی گئیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے پریس ریلیز کے مطابق آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ مخدوم العلماء مولانا خواجہ خان محمد کی اپیل پر ملک میں قادیانیوں کی جارحیت اور حکومت کی سرپرستی پر یوم احتجاج منایا گیا۔ صوبائی دارالحکومت کی سینکڑوں جامع مساجد کے علاوہ سبی، خضدار، قلات، مستونگ، ژوب، لورالائی، تربت، پنجگور، اوستہ محمد، ڈھاڈر، ڈیرہ مراد جمالی، نوشکی، خاران، بیلہ، دالبندین، قلعہ سیف اللہ، مسلم باغ، کچلاک، کراچی، زیارت، ہرنائی، مچھ، جھٹ پٹ، اوڑتھ، شیلے، دکی اور حوراب کی جامع مسجدوں میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں جن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا اسلم قریشی کے اغوا کا معمہ حل کر کے امت محمدیہ کی پریشانی کا احساس کیا جائے ساہیوال اور سکھر شہداء کے کیس کی مارشل لاء عدالتوں میں سماعت مکمل ہو گئی ہے لیکن اس کے باوجود فیصلے کا اعلان نہیں کیا جا رہا ہے ان مقدموں کے فیصلوں کا جلد اعلان کر کے مسلمانوں کی پریشانی کو دور کیا جائے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش پر ارتداد کی شرعی سزا کو قانون کا درجہ دیا جائے۔ قادیانیوں کی ربوہ کی شکنی اراضی کے غیر قانونی انتقال کی تحقیقات کر کے اس کو منسوخ کیا جائے اور قابضین کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں قادیانی جماعت کو اسلام و ملک دشمنی کے باعث خلاف قانون قرار دیا جائے اور انجمن احمدیہ کی جائداد بحق سرکار ضبط کی جائے قادیانیوں کو فوج و سول کی کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد سے مختلف کی جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عملدرآمد کرایا جائے کیونکہ یہ حکومت کا قانونی اور اخلاقی فرض ہے علماء نے نمازیوں سے ہاتھ بلند کرا کے قراردادوں کو منظور کرایا۔

صوبہ سرحد میں یوم احتجاج

مطالبات کی مکمل تائید و حمایت کا اعلان

پشاور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد کے پریس ریلیز کے مطابق حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالی کی اپیل پر ملک کے دوسرے حصوں کی طرح پورے صوبہ سرحد اور ملحقہ قبائلی علاقوں میں بھی یوم احتجاج منایا گیا اس موقع پر خطباء حضرات نے اپنے خطبہ میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور آیت خاتم النبیین کی تفسیر و تشریح بیان کرتے ہوئے کہا کہ پوری امت کا ابتداء ہی سے اس پر اتفاق اور اجماع ہے کہ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہو کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا مرتد اور دائرہ اسلام ہے امت کے اسی اجتماعی اور قرآن و حدیث کے فیصلہ کے عین مطابق پاکستان کے آئین میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا علماء کرام نے فرمایا آئین کی اس شق کی قانون سازی نہیں کی گئی تھی۔ علماء کرام نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے اعلان کے بعد حکومت اور ملک کی انتظامیہ اس قانون پر عمل درآمد کرانے میں بری طرح ناکام رہی ہے۔

اور ملک بھر سے اس قانون کے خلاف مرزائیوں کی سرگرمیوں کی اطلاعات ہیں حالانکہ آئین کا احترام کرنا اور قانون پر عمل کرا کے قانون کی بالادستی قائم رکھنا حکومتی اداروں کا اخلاقی اور قانونی فرض ہوا کرتا ہے حکومتی اداروں کی اس ناکامی اور بے حسی کی وجہ سے آج ملک بھر میں یوم احتجاج منایا جا رہا ہے۔ خطباء حضرات نے اپنی اپنی تقریروں میں مجلس عمل کے مطالبات کی مکمل تائید و حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مجلس عمل کے قائدین کے حکم کے تحت ان مطالبات کو تسلیم کرانے کیلئے پوری امت مسلمہ ہر قسم کی قربانی دینے کا اعلان کرتے ہوئے مجلس کے قائدین کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا ہے علماء کرام نے زور دیکر کہا کہ اگر حکومت نے اس سلسلہ میں جلد کوئی قدم نہ اٹھایا تو مسلمان خود اس سلسلہ میں میدان عمل میں آ کر بھی صدارتی آرڈیننس کو کامیاب کرانے کی جدوجہد کریں گے اور اپنی قوت سے مرزائیوں کو صدارتی آرڈیننس کا پابند کریں گے۔

نواں جنڈانوالہ

نواں جنڈانوالہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے پروگرام کے مطابق شہر نواں جنڈانوالہ کے علاقہ کی تمام مسجدوں کے علماء کرام نے قبل نماز جمعہ خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر اور حکومت پاکستان کے نرم رویہ پر بھرپور طریقہ سے احتجاج کیا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کیس کے سلسلہ میں امت محمدیہ کی پریشانی کا احساس کرے۔ ساہیوال و سکھر شہداء کیس جس کی مارشل لاء کے تحت سماعت ہو چکی ہے اس فیصلہ کا اعلان کیا جائے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا کو قانون کا درجہ دیا جائے ربوہ کی سکنی اراضی کے غیر قانونی انتقام کی تحقیقات کرا کر اسکو کینسل کر کے قابضین رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں

باقی صفحہ پر

تعلیمی ادارے یا رقص گاہیں

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

تعلیمی اداروں میں وقتاً فوقتاً تقریبات منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ اس بات کا انحصار ان اداروں کی انتظامیہ پر ہوتا ہے۔ کہ وہ تقریبات کے پروگراموں کو کس انداز سے ترتیب دیں۔ اگر انتظامیہ نیک اور صالح اندازِ فکر رکھتی ہے تو وہ ایسے پروگرام ترتیب دے گی جن سے طلباء و طالبات میں اپنے دین، اپنے مذہب اور اپنے وطن سے لگاؤ اور انس پیدا ہو اور اگر انتظامیہ اس کے برعکس ہے تو اس کی کوشش رنگ برنگے، لچر اور بیہودہ قسم کے پروگرام رکھ کر طلباء اور طالبات کو اپنے رنگ میں رنگنے اور انہیں اسلام سے دور کرنے کی ہوگی۔

اس وقت ہمارے تعلیمی ادارے ایسی ہی صورت حال سے دوچار ہیں، باطل اور بے دین گروہوں نے اپنے افراد اعلیٰ عہدوں پر فائز بڑے افسروں کی ملی بھگت سے ان اداروں کے اندر گھسیڑ دیے ہیں۔ جو ہمارے تعلیمی اداروں کو تربیت گاہوں کی بجائے رقص گاہوں میں تبدیل کرنے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں اور تقریبات کے موقعہ پر دینی مذہبی اور اصلاحی پروگراموں کی جگہ ذہنی عیاشی کے پروگرام اس طرح ترتیب دیتے ہیں کہ اگر طلباء و طالبات میں، مسلمان گھرانہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے کچھ اسلامیت باقی بھی ہے تو وہ بھی نہ رہے۔

گذشتہ ہفتے عبد اللہ گرلز کالج نارتھ ناظم آباد میں ہفتہ طالبات منایا گیا وہاں کی انتظامیہ نے پہلے دو دن نعت خوانی اور قرآن خوانی کے مقابلے رکھے اور پھر آخری دنوں میں لچر اور بیہودہ قسم کے پروگرام ترتیب دیے۔ وہاں جو کچھ ہوا وہ ذیل کی خبر میں ملاحظہ کیجئے:۔

کراچی ۱۷ دسمبر (اسٹاف رپورٹر) مارشل لاء کے چل چلاؤ اور جمہوری حکومت کی آمد کے ساتھ ہی لڑکیوں کے تعلیمی اداروں میں ثقافتی پروگرام کے نام پر عریانی، فحاشی اور ناچ گانوں کا سلسلہ چل پڑا ہے جس کی حالیہ مثال عبد اللہ گرلز کالج نارتھ ناظم آباد میں دیکھنے میں آئی۔ تفصیلات کے مطابق گذشتہ ہفتہ کالج میں ہفتہ طالبات کے سلسلے میں دو روز تو نعت و قرآن خوانی کا مقابلہ ہوا۔ تیسرے روز ایک کلچر شو ہوا جس میں مہمان خصوصی کے طور پر مشہور موسیقار نثار بزمی نے شرکت کی اور لڑکیوں نے گانے گائے اور چوتھے روز پھر ناچ گانوں کا ایک پروگرام ہوا جس کے مہمان خصوصی ٹی وی کے پروگرام رنگ برنگ کے پروڈیوسر ایس ایم نقوی تھے۔ اس پروگرام میں کالج کی طالبات نے لوک رقص کے نام پر نہایت فحش رقص پیش کیا۔ اس رقص کے بعد ایک طالبہ نے ڈسکو ڈانس پیش کیا۔ جو تمام تر عریانی کا جیتا جاگتا شاہکار تھا۔ فحش اور عریاں رقص و سرود کی یہ محفل کالج کی انتظامیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی اور مردوں نے بطور مہمان خصوصی طالبات کے ان نام نہاد کلچرل پروگرام سے حظ حاصل کیا۔ (جسارت ۱۸ دسمبر ۸۵ء)

ہمیں اس خبر سے ملتا جلتا ایک مراسلہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے موصول ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ یہاں کے ایک عیسائی مشنری سکول جس میں مسلمان بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں اسی قسم کے فحش اور رنگا رنگ پروگرام منعقد کیے گئے۔

پاکستان کا ہر حکمران، ہر افسر، ہر سیاست دان، ملک کی تمام جماعتیں اور تنظیمیں یہی کہتی آ رہی ہیں کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اسلام کا نفاذ ہوگا تو پاکستان ایک مضبوط اور مستحکم ملک کی حیثیت سے باقی رہ سکتا ہے ورنہ نہیں ———

یہ راگ اڑتیس سال سے گایا جا رہا ہے اس عرصے میں جتنی بھی حکومتیں برسر اقتدار آئی ہیں سب نے ہی اسلام کے نعرے لگائے لیکن عملاً بے حیائی فحاشی، عریانی، رقص و سرود، شراب جوا اور دوسری ہر قسم کی برائیوں کو فروغ دیا گیا ——— قیام پاکستان کے وقت چند بڑے شہروں میں اکا دکا سینما تھے اب چھوٹے چھوٹے شہروں میں کئی کئی سینما قائم ہیں۔ جب سے ٹیلیویژن آیا اس نے ہر گھر کو سینما بنا ڈالا رہی سہی کسر وی سی آر اور اس کے ذریعے دیکھی جانے والی ننگی فلموں نے نکال دی۔

سابقہ حکمرانوں کی نسبت موجودہ حکمران اسلام کا نام لینے میں بہت زیادہ فیاض واقع ہوئے ہیں۔ اسلام کا نام جتنا گذشتہ آٹھ سالوں میں لیا گیا ہے شاید اتنا اڑتیس سال میں بھی نہ لیا گیا ہو۔

اس سلسلہ میں حکومت کی کارگزاری کو عوام پر واضح کرنے کیلئے ترتیب وار بہت سی اصلاحات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ہمیں ان اصلاحات کی صحت سے انکار نہیں بلکہ اعتراف ہے کہ حکومت نے بعض اصلاحات جو نافذ کی ہیں وہ انتہائی مفید ہیں لیکن ان کی حیثیت محض کاغذ کے ایک پرزے کی ہے کیونکہ عملاً ان کے فوائد ظاہر نہیں ہو رہے۔ اس کی دو وجہ ہو سکتی ہیں: پہلی یہ کہ ان اصلاحات کے نفاذ میں ہمارے حکمران مخلص اور نیک نیت نہیں ہیں یہ اصلاحات محض اپنی اصلاحیت کا بھرم قائم رکھنے کیلئے بالکل اسی انداز میں نافذ کی ہیں جس طرح سوڈان کے معزول صدر جعفر نمیری نے کی تھیں اور اگر ہمارے حکمران نیک نیت اور مخلص ہیں تو پھر انتظامیہ میں گھسے ہوئے ملحد، بے دین، منکر حدیث، پرویزی قادیانی، دہریے، اور ملک دشمن ذہنیت کے حامل افسران کا ہاتھ ہے۔ اور وہ ان اصلاحات کو ناکام بنا کر اسلام کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ جب تک ایسے افسران کرسیوں پر فائز ہیں وہ اسلام کے خلاف اپنے کرتب دکھلاتے رہیں گے۔ ایسی انتظامیہ اور ایسے افسران کی موجودگی میں اسلام کا نفاذ ایسا ہی ہے جیسے غلاظت تو کنوئیں میں پڑی رہے اور کنوئیں کو پاک کرنے کیلئے ڈول پہ ڈول نکالے چلے جائیں۔

حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ پہلے قانون پر عمل درآمد کرنے والے اداروں کو لادین عناصر سے پاک کریں پھر دیکھیں اسلام نافذ ہوتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو لادینیت الحاد و زندقے فحاشی و عریانیت کا جو سیلاب آتا ہوا نظر آ رہا ہے وہ خدانخواستہ اس ملک کو ہی بہا کر لے جائے گا۔ سقوط مشرقی پاکستان سے ہمارے حکمرانوں کو عبرت حاصل کر لینی چاہیے۔

جنوبی افریقہ کی قادیانی نواز حکومت کی مسلم کش پالیسی

پریٹوریا کے خلاف اسلامی جدوجہد کی ابتدا اس صدی کے پہلے عشرے میں ہوئی

پریٹوریا حکومت کے خلاف سیاسی احتجاج کا مرکز سیاہ فام باشندوں کے قصبوں سے منتقل ہو کر جنوبی افریقہ کی سفید فام پارلیمنٹ کے دروازہ تک پہنچ گیا ہے۔ اب کیپ ٹاؤن سے بھی کام کرنا [illegible] گیا ہے اور تشدد کے واقعات شہر کے مرکزی مقامات پر ہو رہے ہیں۔ اور ایک نئی قوت کی بھی آزمائش کا [illegible] پیدا ہو گیا ہے۔ یہ نئی قوت سفید فام حکمرانوں کے خلاف اسلامی ابھار ہے۔ جنوبی افریقہ کے مسلمانوں نے اس معاملہ میں جنوبی افریقہ کے عیسائیوں پر سبقت حاصل کر لی ہے کہ انہوں نے نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف عملی مزاحمت کا آغاز کر دیا ہے۔ روایتی کلیساؤں نے جن کے ارکان کی تعداد [illegible] ملین ہے نسلی امتیاز کے خلاف بے شمار قراردادیں پاس کرنے کا اقرار کیا ہے لیکن اس کے لئے انہوں نے عدم تشدد کا راستہ اختیار کیا ہے۔ حال ہی میں جو [illegible] شائع ہوئی ہے اور جس میں عیسائی پادریوں کی جانب سے نسلی امتیاز کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی گئی ہے اس میں بھی پریٹوریا حکومت کو تشدد کے ذریعہ برطرف کرنے کے لئے کوئی اپیل نہیں کی گئی۔

اب کیپ ٹاؤن میں تین لاکھ مسلمان کو اس طرح منظم ہوئے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔

اکتوبر کے وسط میں چار ہزار سے زائد مسلمان [illegible] کے نواحی قصبہ [illegible] کی ایک مسجد میں تین طلبہ کے قتل کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ [illegible] کے پیچھے چھپی ہوئی سیکیورٹی پولیس ایک لاری میں جا رہی تھی۔ اس نے جھگڑا کرنے والوں کو [illegible] کرنے کے لئے منتشر کیا۔ پھر پولیس نے لاری سے باہر نکل کر گولیاں برسائیں۔ نماز کے دوران ہی جس میں [illegible] مسجد کو پولیس نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ پولیس نے بغیر کسی انتباہ کے مسجد کے اندر گولیاں چلائیں۔ چند منٹ میں ہی بندوقوں کی جنگ شروع ہو گئی اور نمازیوں نے بھی پولیس پر گولیاں چلائیں۔ اس جنگ کے اختتام پر ۲۰ سالہ عبدالکریم [illegible] مسجد کے اگلے حصہ میں [illegible] ہو گئے جبکہ کئی دوسرے نمازی زخمی ہو گئے۔

اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد کئی مسلمان لیڈروں کو خاموشی [illegible] پولیس نے حراست میں لے لیا۔ حراست میں لئے جانے والوں میں [illegible] بھی شامل تھے۔

مسجد کی بے حرمتی اور مسلمان لیڈروں کی حراست پر کئی چھوٹی تنظیموں نے مسلم جوڈیشل کونسل (ایم جے سی) سے اپیل کی کہ وہ ارباب اقتدار کے خلاف کوئی مضبوط موقف اختیار کرے۔ مسلمانوں کا اشتعال اس وقت اور بھڑک اٹھا جب کئی جنازوں کے جلوس میں مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن اور قبلہ موومنٹ جیسے انتہا پسند گروہوں کے قائدین نے پریٹوریا حکومت کے خلاف جہاد کرنے کی بار بار اپیل کی۔ بالآخر ایم جے سی کے معتدل نظریات کے حامل افراد نے بڑی ہوشیاری اور دانشمندی کے ساتھ مسلم برادری میں امن و سکون برقرار رکھنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی اپنے ارکان کے گھٹتے ہوئے جذبات کو دبا نہیں سکے۔

نومبر کے آغاز میں کیپ ٹاؤن میں تشدد کے واقعات میں تھوڑے سے سکوت کے بعد ہی سڑکیں جلتی ہوئی [illegible] کے مارے [illegible] گئیں۔ ایم جے سی نے پریٹوریا (جنوبی افریقہ) کی حکومت کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔ قبلہ [illegible] اور مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے بھی [illegible] جدوجہد شروع کر دی۔ [illegible] اب پہلے سے زیادہ سخت بیان کال آف اسلام اس تنظیم کے [illegible] نے دیا۔ انہوں نے کہا کہ "پریٹوریا کو جان لینا چاہئے کہ [illegible] امت نے ابھی ابتدا کی ہے"۔ مسجد کی بے حرمتی اور مسلمان لیڈروں کے حراست میں لئے جانے پر زیادہ [illegible] اعتدال پسند [illegible] ہوتے ہیں احتجاجوں میں شرکت کر رہے ہیں۔ اب ہزاروں مسلمان مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں اور نوجوان شہدا کے جنازوں میں شریک ہوتے ہیں۔ نوجوان جو [illegible] سڑکوں پر جمع ہو جاتے ہیں یہ محسوس کرتے ہیں کہ نسلی امتیاز کے خلاف جنگ کرنا ان کا مذہبی فریضہ بھی ہے۔

ایم جے سی کے ایک رکن نے کہا کہ "بہت سے نوجوان تو [illegible] کا مقابلہ کرنے سے نہیں ڈرتے۔ جہاد کے دوران مرنا ایک عظیم قربانی اور ہمارے مذہب میں عظیم ترین اعزاز ہے"۔ پریٹوریا کے خلاف اسلامی جدوجہد کی ابتدا ۱۹۰۰ء کے پہلے عشرے ہی ہو گئی تھی جب ملک کی [illegible] تنظیم افریقی پیپلز آرگنائزیشن میں بڑی تعداد میں مسلمان شامل ہوئے تھے جو [illegible] کیپ ٹاؤن [illegible] گئے تھے۔

جب ۱۹۴۰ء میں یہ تنظیم اپنے عروج پر تھی تو اس نے آزاد خیال [illegible] سیاست دانوں سے اپیل کرنے کے موقف میں تبدیلی کر دی تھی اور اس وقت کے طاقتور گوروں کے خلاف کھلم کھلا مزاحمت کا آغاز کر دیا تھا۔ ایسا کرنے سے اسلام جنوبی افریقہ میں مقبول عام کے ساتھ وابستہ ہو گیا تھا۔ اس وقت کے لیڈر ڈاکٹر عبداللہ عبدالرحمن نے [illegible] کی طرف سے پہلی مرتبہ [illegible] کرتے ہوئے کہا تھا کہ "ایسا ہو سکتا ہے سیاہ فام اور مقامی لوگ ایسے لوگوں کے اقتصادی مواقع کو [illegible] کر دیں جو انہیں سیاسی آزادی دینے سے انکاری ہیں"۔ لیکن بعد سے دوسرے اثرات کے باعث اس تنظیم کی حمایت میں کمی واقع ہو گئی یہاں تک کہ ۱۹۵۰ء میں ختم کر دی گئی۔

اس وقت سے جنوبی افریقہ کے زیادہ تر مسلمان ایم جے سی اور جنوبی افریقہ کی اسلامی کونسل سے وابستہ ہو گئے ہیں جن کے زیادہ تر ارکان کا تعلق [illegible] کی [illegible] برادری سے ہے۔ نسلی امتیاز کی سخت مذمت کرتے ہوئے بھی ان دونوں تنظیموں نے اپنی برادری میں ایک اعتدال پسند کردار ادا کیا ہے۔

کیپ میں سیاہ فاموں کی [illegible] زیادہ اسلامی کونسل نے جہاد کا [illegible] موقف نہیں اپنایا ہے۔ لیکن عیسائی لیڈروں نے بھی "مظلوم عوام" کی حیثیت سے کیپ میں مسلمانوں سے تعلق کو [illegible] اور عیسائی مسلمانوں کے احتجاجات سے متاثر ہو رہے ہیں۔

جنوبی افریقہ کے خاص خاص عیسائیوں نے [illegible] امریکہ کے [illegible] تک نہیں اپنایا لیکن کیپ ٹاؤن میں مسلم جہاد کے باعث عیسائیوں کے اس موقف میں تبدیلی آ گئی ہے اور وہ جنوبی افریقہ میں حکومت کے خلاف مسلح جدوجہد میں شریک ہو سکتے ہیں۔

بشکریہ جنگ کراچی

خصائل نبوی ۲

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نام اور بعض القاب کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رح

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے القاب معنی کے لحاظ سے لفظاً اور تعریفاً استعمال کیے گئے ہیں، چنانچہ زرقانی کی شرح میں ابن العربیؒ سے ایک ہزار نام نقل کیے جاتے ہیں علامہ سیوطیؒ نے ایک رسالہ مستقل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں تصنیف فرمایا ہے جس میں تقریباً پانچ سو نام ذکر کیے ہیں۔ احادیث میں خاص خاص مواقع میں خاص خاص ناموں کا ذکر کیا ہے سب ناموں کا احصاء کسی ایک روایت میں نہیں ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ میرے قرآن شریف میں سات نام ہیں محمد، احمد، یٰسٓ، طٰہٰ، مزمل، مدثر، عبداللہ ناموں کی کثرت شرافت اور عزت پر عموماً دلالت کیا کرتی ہے مصنفؒ نے ہر باب میں مختصر نمونہ کے طور پر چند احادیث وارد کی ہیں اس لیے اس باب میں صرف دو حدیثیں ذکر فرمائی ہیں جن میں نو نام آگئے ہیں۔

حدثنا سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی و غیر واحد قالوا حدثنا سفیٰن عن الزهری عن محمد ابن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہٗ نبی۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بہت سے نام ہیں منجملہ ان کے محمد ہے اور احمد ہے اور ماحی ہے۔ جس کے معنی مٹانے والے کے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے میرے ذریعہ سے کفر کو مٹایا ہے اور ایک نام حاشر ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ قیامت میں حشر کے لیے سب سے پہلے آپ کو اٹھائیں گے اور تمام امت آپ کے بعد حشر میں جائے گی۔ اور اٹھائی جائے گی تو گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے حشر کا سبب بنے اور ایک نام میرا عاقب ہے جس کے معنی پیچھے آنے والے کے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاءؑ سے پیچھے تشریف لائے گیا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

فائدہ اخیر کے تینوں نام مع وجہ تسمیہ کے ذکر کیے گئے لیکن اول کے دو ناموں کی وجہ روایت میں نہیں ہے بظاہر اس وجہ سے کہ پہلے دو نام ہیں اور باقی صفات ہیں یا اس وجہ سے کہ ان ناموں کی بہت سی وجوہ ہو سکتی ہیں یا اس وجہ سے کہ ان کی وجوہ ظاہر تھیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ محمد تحمید کا مبالغہ ہے۔ جس کے معنی ہیں بہت حمد کیا گیا۔ یا تو اس وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے کہ آپ کی خصال حمیدہ بہت زیادہ ہیں یا اس وجہ سے کہ آپ کی تعریف مرۃ بعد مرۃ کی گئی یا اس وجہ سے کہ اللہ جل شانہٗ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت سے حمد کی ہے۔ اور اسی طرح ملائکہ نے سابقین انبیاء علیہم السلام نے اولیاء نے تفاؤل کے طور پر ہے کہ بہت زیادہ حمد کی جائے یا اس وجہ سے کہ اولین و آخرین سب ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثناخواں ہیں اور قیامت میں سب ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ جس کا نام حمد کا جھنڈا ہے اور احمد کے معنی زیادہ تعریف کرنے والا ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے معنی بھی زیادہ تعریف کیے گئے ہوں۔ اس صورت میں یہ لفظ پہلے لفظ کے ہم معنی ہے لیکن پہلے معنی زیادہ مشہور ہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اللہ جل شانہٗ کی تعریف کرنے والے ہیں۔ جو دنیا کے اعتبار سے بھی ظاہر ہے اور آخرت میں یہ ہے ہی کہ قیامت میں حمد کا جھنڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا۔ مقام محمود آپ کے لیے ہے شفاعت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حمد کریں گے جو کبھی بھی کسی نے نہ کی ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اس وقت اللہ جل شانہٗ کی وہ تعریفیں مجھے القا ہوں گی جو اس وقت مستحضر نہیں ہیں علماء نے لکھا ہے کہ محمد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مخصوص نام ہے جو پہلے لوگوں میں سے کسی نے نہیں رکھا البتہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا زمانہ قریب تھا تو بہت سے لوگوں نے اس امید پر کہ شاید ہماری ہی اولاد بشارتوں کی مستحق بن جائے جو پہلی کتابوں میں ہیں۔ اور یہی نبی بن جائے محمد نام رکھا۔ لیکن اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہٗ۔ اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے اس جگہ کو جہاں اپنی رسالت کو تجویز فرماتا ہے۔

بقیہ: احتجاج

قادیانی جماعت کو اسلام و ملک دشمنی کے باعث خلاف قانون قرار دیا جائے اور انجمن احمدیہ کی جائیداد کو بحق سرکار ضبط کیا جائے۔ قادیانیوں کو فوج و سول کی کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے پاسپورٹ کی طرح شناختی کارڈ و تعلیمی اداروں کے فارموں سرٹیفکیٹوں میں حلف کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد سے مختلف کی جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل طور پر عمل درآمد کرایا جائے۔

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت

امیر و قائد

پیکرِ رحمتؐ کی سیرت کے بے مثال نمونے

مدینہ میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین میں مواخات کا نظام قائم کیا بکھرے ہوئے انسانوں کو توحید کی لڑی میں پرو یا دین کا رشتہ بڑا ہی پختہ رشتہ ہوتا ہے عمومًا یہ کہا جاتا ہے کہ قومی اور خونی رشتے میں استحکام ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دین کا رشتہ بڑا ٹھوس ہوتا ہے اس کی گرہیں بہت محکم ہوتی ہیں اس کی رسی بہت لمبی ہوتی ہے آخر بلالؓ و سلیمانؓ خبیب و ابو فکیہہ دامن محمد سے جو جڑے پھر دنیا کی کوئی طاقت انہیں کیوں جدا نہ کر سکی! یہ دینی رشتہ ہی تو تھا مدینہ میں انسانیت کی تعمیر ہو رہی ہے تذکیر و موعظت کے لئے مجلسیں منعقد ہوتی ہیں ادھر مکہ والے مشرک تنگ کرنے کے لئے کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

ان مکہ والوں ہی کی بیخ کنی کے لئے ایک لشکر ترتیب دیا گیا اس لشکر میں شرکت کے لئے ہر بندۂ خدا بے چین ہے بچہ ہو یا جوان ادھیڑ عمر ہو یا پیر فرتوم ہر ایک شرکت کے لئے بے تاب بلند عزائم سے مسلح لیکن ظاہری اسلحہ سے خالی ان کی روحیں بلندیوں پر لیکن سواری کے لئے ان کے اجسام محتاج مرکب" تین سو سے اوپر افراد کا یہ قافلہ ہے اور سواری کے لئے صرف ایک صد اونٹ ہر تین آدمی ایک اونٹ پر تقسیم ہوتے ہیں۔ اور بیک وقت ایک اونٹ پر دو آدمی ہی سوار ہو سکتے ہیں اور تقسیم بھی یوں ہی ہوئی کہ ایک آدمی پیدل چلے اور دو سوار ہر منزل پہ سواری کرنے والے اور پیدل چلنے والے تبدیل کرتے رہیں۔ اسی تقسیم کار میں امیر قافلہ بھی اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ہیں۔ امیر محترمؐ اور قائد اعظمؐ کے شریک ناقہ دو نوجوان ہیں اور ان کا اور پورے لشکر کا بلکہ پوری انسانیت کا آقا و عظیم عمرؐ" اے آقا ہم بخوشی اپنی باری آپ کے حضور بخشتے ہیں ہم لوگ بآسانی یہ منزل سفر پیدل عبور کریں گے،" یہ مؤدبانہ گزارش تھی اور جذبہ اطاعت و وفاداری اس درخواست کے ہر لفظ سے عیاں تھا یہ گزارش پیش کرنے والے دو نوجوان اور سعادت مند ساتھی تھے جن کے مقدر میں کائنات کے سب سے بڑے انسان کی معیت میں سفر تھا

"تم مجھ سے زیادہ طاقت ور نہیں پیدل جیسے تم چل سکتے ہو میں بھی چل سکتا ہوں لیکن پیدل چلنے میں ملنے والے ثواب کے جیسے تم امیدوار ہو ویسے ہی میں بھی،"

خلوص و وفا سے لبریز درخواست کے جواب میں آقا کا یہ جواب تھا،

یہ سفر تھا غزوہ بدر کے لئے۔ اس داستان سفر کو سامنے رکھیے اور پھر دنیا کے کسی بھی رہنما کو انصاف و مساوات کے کسی بھی داعی کو غریبوں سے کسی بھی محبت کرنے والے کو جانچیے کہ کوئی معمولی سا شخص جس کی سماجی پوزیشن ذرا بلند ہوتی ہے جب اس قسم کا کوئی بھی شخص سفر کرتا ہے تو کس آن بان سے کس کروفر اور کس شان و شوکت سے؟ اور اگر اسے قائدانہ حیثیت حاصل ہے تو پھر اس کا سفر ایک جلوس کا منظر پیش کرتا ہے ہر طرف ہٹو بچو کی صدا ہوتی ہے کسی شخص کے نظریہ یا اس کی دعوت کی صداقت کے پرکھنے کے لئے اس کی ذاتی زندگی اور عملی کردار سب سے اہم ہوتا ہے۔ تو پھر دنیائے انسانیت کا کوئی بھی رہنما اپنی زندگی میں اپنے کردار میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا احترام انسانیت کا نمونہ پیش کرے بلکہ دنیا میں جتنے بھی نظریے اور ازم ہیں ان سب کے ماننے والوں کو اسوۂ محمدیؐ دعوت دیتا ہے کہ تم اپنے رہنماؤں میں صداقت تلاش کرو پھر اگر واقعی صداقت کے طالب ہو اور انسانیت سے محبت رکھتے ہوئے مساوات چاہتے ہو پھر دامن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو جاؤ۔ صداقت تمہارے ساتھ خود نسبت کرلے گی مدینہ میں مسلمان روز بڑھتے جا رہے ہیں کفرستانِ عرب میں اس کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاتا ہے رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کو محبت کی دعوت دیتے ہیں لیکن وہ نفرت و بغض کا اظہار کرتے ہیں۔

وہ اپنے ہاتھوں میں پیالۂ زہر لئے ہوئے اور ابھی پی کر اپنی حیاتِ عزیز کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم "پیالہ زہر" ان سے چھین کر "آب حیات" دینا چاہتے ہیں وہ اسے لینے سے انکار کرتے ہیں اسی خیر خواہی کے جرم میں پورے عرب کے دشمنانِ حق آوازۂ حق کو بند کرنا چاہتے ہیں خیر خواہی کے لئے بڑھنے والے ہاتھ کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ پوری شان و شوکت اور عزم اور ولولے سے سارے عرب کی فوجیں مدینۃ الرسول کا محاصرہ کر رہی ہیں رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود مہبط وحی ہونے کے اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے ہیں کہ دشمنانِ حق کے ساتھ کس طریقہ سے اور کس مقام پر لڑا جائے چنانچہ سلیمان فارسیؓ نے مشورہ دیا کہ مدینہ میں رہ کر مضافات مدینہ میں ایک خندق کھود کر دفاعی جنگ لڑی جائے مشورہ اگرچہ غیر عربی اور سابقہ غلام کی طرف سے تھا مگر اسے پذیرائی حاصل ہوئی پوری جماعت اسلام خندق کھودنے میں مصروف ہو گئی۔ یہ مرحلہ بڑا ابتلاء و آزمائش کا ہوتا ہے سپہ سالار

کتنا ہی شفیق ہو یا ہو یہ کام بہرحال ماتحتوں کا ہے امیر تو حکم دیتا ہے اور پھر اس کام کا ثمرہ حاصل کرتا ہے لیکن وہ کیسا ہے آقا و امیر جو کسی ایک جماعت کے نہیں، تمام انسانی جماعتوں کے سردار، پیغمبروں کے بھی آقا، رسولوں کے بھی سردار، صدیقین و شہداء کے بھی قائد اور تمام جہانوں کے لیے رحمۃ للعالمین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس کدال لیے ہوئے زمین کھود رہے ہیں جسم مبارک خاک و غبار آلودہ ہے۔ لیکن کام بڑی سرعت اور تیزی سے کر رہے ہیں، یہ دراصل انسانیت کی عظمت و شرافت کا اعلان ہے کہ کوئی شخص خواہ وہ کتنے ہی عظیم مقام پر فائز کیوں نہ ہو وہ اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں سے ممتاز کر کے عظمت حاصل نہیں کر سکتا عظمت و شرافت اسی میں ہے کہ ہر وہ کام جو ساتھی کر رہے ہیں ان ساتھیوں کا آقا اس میں سر فہرست ہو۔ سیرت رسول کے ایسے بے شمار واقعات میں سے ہی ایک اور واقعہ ہے کہ

لبریز درخواست کے جواب میں فرمایا۔

اور بنفس نفیس جنگل کی جانب چل دیئے اور لکڑیاں خود اٹھا کر لائے۔ کس قدر تاباں ہے رُخِ کردار

سلام اے پیکر خلق عظیم

حضرت انسؓ نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ میں اپنے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا کہ ایک بدوی آیا اور آتے ہی بغیر کچھ کہے سنے آقا کی گردن مبارک میں پڑی چادر کو بڑی شدت سے کھینچ کر اسے بل دینے لگا میرے آقا کا چہرہ انور سرخ ہو گیا اور گردن مبارک پر نشانات پڑ گئے اتنی جری اور بے باکانہ حرکت کے بعد "اے محمد خدا کے اس مال سے جو تمہارے پاس ہے مجھے دو" اس اعرابی نے بڑے ترش لہجے میں کہا۔

"کیا تیرے ساتھ وہی کچھ کیا جائے جو تو نے میرے ساتھ کیا ہے"

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"تو آپ بدلہ نہیں لیا کرتے" اس اعرابی نے جرأت سے جواب دیا۔ تمام انسانوں کے لیے باعث رحمت کا چہرۂ انور پھول کی طرح کھلا اور تبسم فرما کر اس کو جن اشیاء کی حاجت تھی وہ دے کر بڑے پیار سے رخصت کیا۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب رسول خدا مدینہ کے والی تھے اور انفرادی اور اجتماعی طاقت بھرپور حاصل تھی ایک ادنیٰ سا غلام بدوی کو ٹھنڈا کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا فرشتے جس کے لشکر میں شریک ہوتے تھے جبرئیل جن کی غلامی اختیار کر چکے تھے جن کے سامنے بلند بولنا خود خدا کو گوارا نہ تھا کہ ایسا کرنے والوں کے اعمال ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ ان تمام قانونی اختیارات کے باوجود ان کو استعمال نہ کرنا۔ بلکہ نازیبا حرکت کرنے والے کو محبت و شفقت سے رخصت کرنا یہ اعلان ہے اظہار رائے کی آزادی کا ہر طرح کے اختیارات کے باوجود جب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم قدغن نہیں لگاتے پھر دنیا میں کون اس قابل ہے کہ وہ "قانون زبان بندی" کا

ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ جا رہے تھے قافلہ والوں نے رات کو ایک جگہ قیام کرنے کا ارادہ کیا کھلی جگہ کا انتخاب ہوا خیمے لگائے کھانا بنانے کے لیے کسی نے بکری ذبح کی کسی نے گوشت بنایا کسی نے روٹی پکائی کسی نے آگ جلائی، ہر ایک نے اپنے ذمے ایک کام لیا۔ قافلہ والوں کے امیر جو کبھی بھی اپنی ذات کو اپنے ساتھیوں سے ممتاز کرنے کا تصور تک نہیں کرتے تھے "میں جنگل سے آگ جلانے کے لیے ایندھن لاؤں گا" امیر قافلہ حضرت محمدؐ نے فرمایا۔ "اے رسول خدا ہم خدمت کے لیے حاضر ہیں آپ تشریف رکھیں"

قافلہ میں شریک امیر کے اشاروں پہ چلنے والے جانثاروں نے عرض کیا۔ "تمہارا اخلاص اور جانثاری قابل قدر ہے مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے آپ کو تم سے ممتاز کروں۔ خدا اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ساتھیوں سے اپنے کو ممتاز بناتا ہے"

امیر قافلہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاص محبت سے

اِنصاف پسند بادشاہ

سلجوقی سلطنت کا ایک بادشاہ سلطان ملک شاہ ثانی ہوا ہے ایک دفعہ اصفہان کے جنگل میں شکار کو نکلا ایک گاؤں کے پاس سے گزر رہا تھا۔ کہ شاہی آدمیوں کو بھوک لگی ایک غریب بڑھیا کی گائے بندھی تھی۔ جس کے دودھ سے بڑھیا کے تین بچے پلتے تھے۔ انہوں نے اس کو ذبح کیا۔ اور خوب کباب بنا کر کھائے۔ بڑھیا روئی پیٹی چلائی۔ مگر کسی نے پروا نہ کی۔ دل میں کہنے لگی۔ بادشاہ سے کیوں فریاد نہ کی جائے ایک روز خبر ملی۔ کہ بادشاہ نہر کے پل سے گزرے گا۔ وہ وہاں جا کر کھڑی ہو گئی۔ بادشاہ کی سواری وہاں پہنچی۔ تو اس نے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام تھام لی۔ کہنے لگی۔ بادشاہ سلامت! میرا انصاف نہر کے پل پر کرو گے۔ یا پل صراط پر!

بادشاہ کے ہمراہی بڑھیا کی جرأت دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور اسکو وہاں سے ہٹانا چاہا لیکن بادشاہ گھوڑے پر سے اتر پڑا۔ کہنے لگا۔ "پل صراط کی طاقت نہیں۔ یہیں انصاف کروں گا۔"

بڑھیا نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ بادشاہ کو بہت افسوس ہوا۔ جن لوگوں کا قصور تھا۔ ان کو سزا دی۔ اور بڑھیا کو ایک گائے کے عوض ستر گائیں دلائیں۔ بڑھیا بہت خوش ہوئی۔ اور کہنے لگی۔ اے بادشاہ! تو نے میرے ساتھ انصاف کیا۔ خدا اس کا بدلہ تجھے دے گا۔

انصاف کرنے والا بادشاہ خدا کی رحمت ہوتا ہے

اجراء کرے: انسانی حقوق، کا تحفظ اتنی وسعت سے:

دنیا بھر انسانی حقوق اس خیال سے عبرت حاصل کریں اور اپنے کردار و خدمات کو اس میزان پر پرکھیں اور پھر خود یہ فیصلہ کریں کہ آج سے چودہ سو سال پہلے انسانی حقوق کے لئے جو کام ایک ذات نے کیا تھا آج ساری دنیا کے لیڈر اس کا عشر عشیر بھی کر سکتے ہیں۔

رسول رحمت کی دعوت طبقاتی تفریق سے بالاتر اور رنگ و نسل کے حصار سے آگے نکل کر پوری انسانیت کے لئے تھی یہی وجہ ہے جس شخص نے بھی اس دعوت کو سنجیدگی سے سنا اور اس میں حق کے قبول کرنے کی استعداد بھی ہے اس نے فوراً قبول کر لیا۔ عرب کا ہو یا عجم کا مشرق کا ہو یا مغرب کا گورا ہو یا کالا ہر ایک ایک ہی نام سے پکارا اور بلایا جاتا ہے جو سب ہی میں مشترک ہے وہ ہے عالمگیر بنیادوں پر انسانیت کے نام کی دعوت ایّھا الانسان یہی وجہ ہے کہ رنگ و نسل اور قوم و قبیلے کی دیواروں میں پابند اور ان کے نام سے ستائے جانے والے انسانوں نے بہت جلد حق قبول کیا حبشہ کے رہنے والے ایک شخص جن کے جسم کا رنگ تو کالا تھا پر دل محبت رسول سے چمک رہا تھا اور جبین صرف خدا کے آگے جھکتی تھی۔ یہ عرب کے ایک نوجوان کے ساتھ بیٹھے تھے وہ نوجوان نہایت ہی حسین چہرہ انار کی طرح لال جسم قوی موٹی آنکھیں اور دلکش صورت — جوانی جب عروج پر ہوتی ہے تو وہ انسان کو اندھا کر دیتی ہے نامعلوم کس چیز نے اس نوجوان کو ورغلایا یا ابن السوداء اے کالے رنگ والے، نوجوان نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔ ۔ ۔ ۔ وہ شخص جو کالے رنگ والا تھا اس پر یہ بات ناگوار گزری اور فوراً کاشانہ رسالت پر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اسلام میں بھی مجھے یوں کہا جائے گا۔ رسول اکرم کے کانوں نے جب یہ واقعہ سنا تو چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا کیونکہ کہنے والا بھی ایک مسلمان ہے فوراً بلایا گیا زبان رسالت سے اس نوجوان کو تنبیہ ہوئی ڈانٹ پڑی اور فرمایا لیس لابن البیضاء علیٰ ابن السوداء فضل! اے نوجوان کسی گورے کو کالے پر فضیلت حاصل

باقی ص۲۶ پر

تصوف

اللہ والوں کی مجلس میں

ایک مرتبہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی قدس سرہ ملتان تشریف لائے گھر والوں نے زمین پر فرش کر کے گدا بچھا دیا تھا اور گدے پر ایک دو تہی بچھا دی تھی۔ یہ دو تہی چار خانہ تھی اس طرح کہ اس پر جگہ جگہ کراس + کا نشان تھا حضرت نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ اس پر صلیب کے نشان بنے ہوئے ہیں میں یہاں نہیں بیٹھوں گا وہ دو تہی ہٹا کر دوسرا کپڑا بچھایا گیا تب حضرت وہاں بیٹھے یہ بغض فی اللہ کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔

☆☆☆

ایک مرتبہ قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ کی خدمت میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری تشریف لائے، قادیانیوں اور ملکی حالات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ بعد نماز عشاء کسی شخص نے حضرت کی مجلس میں ذکر کیا کہ ملتان کے علاقہ میں "ڈھولا" کہا کرتے ہیں فرمایا ہاں اس علاقہ میں محبوب کو ڈھولا کہتے ہیں اور ضلع جہلم اور راولپنڈی وغیرہ میں ماہیا کہتے ہیں۔ فرمایا میں ایک دفعہ سفر پر جا رہا تھا لالہ موسیٰ کے ریلوے اسٹیشن پر دو لڑکے ماہیا گا رہے تھے۔ بہت خوش الحان تھے ریلوے اسٹیشن کے افسران اور ریل میں سفر کرنے والے سب لوگ سننے کے لئے اکٹھے ہو گئے پھر فرمایا حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا ذکر ہے کہ عصر کے بعد باہر جنگل میں نکل جایا کرتے تھے۔ ایک دن باہر تشریف لے گئے ایک جگہ ایک لڑکا ماہیا گا رہا تھا آپ وہیں کھڑے ہو گئے اور ساری ۔ ۔ ۔ ت ماہیا سنتے رہے اور روتے رہے۔ اور اس لڑکے سے فرمایا کہ تو بھی کام کیا کر۔ کسی نے پوچھا کہ سنا ہے حضرت گولڑوی سماع بغیر مزامیر کے سنا کرتے تھے۔ فرمایا نہیں مزامیر کے ساتھ سنتے تھے۔ فرمایا ان کے مرشد خواجہ شمس الدین سیالوی بغیر مزامیر کے سنتے تھے ایک دفعہ تونسہ شریف سے قوال آئے۔ حضرت سیالوی نے اپنے صاحبزادے خواجہ محمد الدین صاحب کو فرمایا کہ پیر کی جگہ سے قوال آئے ہیں ان کی خدمت بہت کرنا اور چارپائی بستر وغیرہ کا بہترین انتظام کرنا۔ انھوں نے عرض کیا کہ آپ ان سے سماع سنیں۔ آپ نے فرمایا "میں تاں مولویاں کولوں ڈردا ہاں"۔ حاضرین نے عرض کیا حضرت! علاقہ کے تمام مولوی تو آپ کے غلام ہیں۔ اور سب یہیں حاضر ہیں اور سننے کے مشتاق ہیں۔ اسی طرح لوگوں نے بہت اصرار کیا آخر ان کی دلداری کے لئے اجازت دی پھر اس پر بحث ہوئی کہ سماع کہاں ہو، کسی نے عرض کیا حضرت کا یہی حجرہ موزوں ہے فرمایا نہیں یہ تو میرا ورد وظیفہ کرنے کا حجرہ ہے۔ پھر ایک اور حجرے کا ذکر کیا گیا فرمایا نہیں پہلے میں اسی حجرہ میں اوراد و وظائف پڑھا کرتا تھا۔ پھر یہ عرض کیا گیا کہ فلاں رئیس جو کہ حضرت کا مرید ہے اس کے دارا (بیٹھک) پر سنا جائے اس کو حضرت نے منظور فرمایا۔ ضعیف بہت

باقی ص۲۸ پر

قوم عاد کی تباہی کی داستان

قوم عاد اپنے وقت کی سب سے زیادہ طاقتور اور مستحکم قوم تھی مگر اس قوم کو مار نے اسے تباہ کرنے کے لئے اللہ نے "ہوا" جیسی ہلکی پھلکی اور نظر نہ آنے والی چیز کا استعمال کیا۔ جنگ لڑی نہ بم استعمال کیا یہ اللہ کی قدرت کا ایک مظاہرہ اور اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ جو چاہے، جیسا چاہے، جب چاہے اور جہاں چاہے سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ چیزوں کی ہیئت، طاقت، اقتدار اور صفت کو بدلنا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ پانی کے بجائے پتھروں کی بارش بھی برسا سکتا ہے وہ تنور سے پانی نکال کر اس کو طوفان کی شکل دے سکتا ہے۔ وہ آواز کو ہولناک چیخ میں تبدیل کر کے آبادیوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔ آگ کو پھولوں میں بدل سکتا ہے۔ سمندر کی لہروں کو حکم دے کر انہیں روک سکتا ہے اور انہیں لہروں سے فوجوں کو زندہ درگور کر سکتا ہے۔ چڑیوں کے پاؤں سے کنکر گرا کر انہیں موت کا سبب بنا سکتا ہے۔ سینکڑوں سال کے بعد مرے ہوئے لوگوں کو زندہ کر کے بازار میں سودا لانے کے لئے بھیج سکتا ہے۔ ۱۲۵ سال تک کھانے کو گرم اور پانی کو تازہ رکھ سکتا ہے۔ چٹان سے اونٹنی کو نکال کر اسی وقت بچے کو اس کے پیٹ سے نکال سکتا ہے۔ بغیر مرد کے عورت کو ماں بنا سکتا ہے۔ بانجھ بوڑھے، بوڑھی کو بچے کا باپ بنا سکتا ہے۔ ایسی بے شمار باتیں قرآن میں ہیں جن سے اللہ کی قدرت اور طاقت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ غرض قوم عاد نے جب اپنی طاقت اور قوت پر غرور و تکبر کرنا شروع کیا تو اللہ نے پکڑ لیا اور چند دن تک ہوا چلا کے اسے تباہ کر دیا۔ مطلب یہ کہ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے قدرت کا دکھائی نہ دینے والا ہاتھ مغرور کی گردن مروڑ دیتا ہے۔ اس داستان سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ طاقت اور قوت اپنے ساتھ بہت سی چیزیں لاتی ہے۔ مثلاً دولت حکومت، سرداری، اقبال اور رسوخ۔ اگر ان چیزوں کو نعمت سمجھ کر کسی نے ان کا صحیح استعمال کیا ہے تو اللہ اس میں اور بھی زیادتی کرے گا۔ اگر ان کا غلط استعمال ہوا تو یہی چیزیں تباہی کا باعث بن جاتی ہیں۔ دولت بد اعمالی اور بدکرداری سکھاتی ہے۔ حکومت جانبداری اور ناانصافی کراتی ہے سرداری لوٹ کھسوٹ اور ظلم و زیادتی سکھاتی ہے۔ عہدہ اور اقبال سے انسان اپنے اوقات کو بھول جاتا ہے اور رسوخ سزا کو ہر سزا سے بچنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا جن انسانوں کے پاس یہ چیزیں ہیں انہیں ہر وقت اللہ کو یاد رکھنا اور اس کی پکڑ کو بھولنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ کون جانے کب کیا ہو جائے۔ کب غلطی ہو اور کب اللہ کا عذاب آجائے۔ ایک اور بات جو اس واقعے میں بتائی گئی ہے وہ یہ کہ دولت اور طاقت دونوں انسان کی عقل اور آنکھ پر پردہ ڈال دیتی ہے۔ چنانچہ وہ اچھی بات نہیں سنتا۔ نصیحتوں پر کان نہیں دھرتا۔ ضدی اور ہٹ دھرم بن جاتا ہے جو شخص اچھی بات کہتا ہے۔ اس کے درپئے آزار ہو جاتا ہے۔ یہ برائی آج ہم میں بڑے پیمانے پر ہے اور ہم سب ہر روز اس کا مظاہرہ دیکھ رہے ہیں۔ عہدہ ملتے ہی آج کا انسان مغرور و متکبر ہو جاتا ہے، ماضی کو بھول جاتا ہے۔ ہامان کی زبان میں بات کرنے لگتا ہے۔ شیطان کا چیلا بن جاتا ہے حکومت یا کرسی ملتے ہی فرعون بن جاتا ہے۔ ناانصافی اور ظلم اس کا شیوہ بن جاتا ہے بڑے لوگوں کو ہر وقت توبہ کرتے رہنے اور حق تلفی و ناانصافی سے بچنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ ایک اور چیز جس کی اس واقعے میں نشاندہی کی گئی ہے وہ یہ کہ انسان آخر انسان ہے۔ غلطیوں اور کوتاہیوں کا اس سے سرزد ہونا کچھ بعید نہیں مگر جب قدرت کی طرف سے کوئی اشارہ ملے یا کوئی اس کو ٹوکے یا کوئی امتحان یا آزمائش ہو تو فوراً ہوشیار ہو جانا چاہئے اور اپنی کوتاہیوں کو دور کرنے کی کوشش میں لگ جانا چاہئے۔ اللہ پاک رحمٰن و رحیم ہے وہ معاف کر دے گا۔ چنانچہ حضرت ہود علیہ السلام نے قوم عاد کو بار بار کہا۔ اے میری قوم! اب بھی وقت ہے توبہ کر لے۔ بغاوت سے باز آجا اور اللہ کے آگے سر جھکا دے وہ تجھے بخش دے گا مگر عاد نے اس کو قبول نہ کیا اور ہلاک ہو گئے۔ یہی حال ہر انکار کرنے والے کا ہو گا۔ اللہ کے احکام کو جھٹلانے والا اچھی باتوں سے گریز کرنے والا ہر زمانے میں انجام کو بد کو پہنچا ہے اس کے برعکس وہ جو توبہ کرتے ہیں۔ سچے دل سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں اور اپنے اعمال کو درست کر لیتے ہیں وہ بچ جاتے ہیں۔ اس واقعہ میں حضرت ہودؑ کی زبان سے ایک بہت بڑی بات یہ کہلوائی گئی ہے کہ زمین پر چلنے والا کوئی وجود ایسا نہیں ہے جسے اللہ نے اس کی پیشانی کے بالوں سے پکڑ نہ رکھا ہو۔ یعنی یہ کہ ہر حرکت کرنے والی چیز کا کنٹرول اللہ کے ہاتھ میں ہے جو کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ آزاد ہے وہ احمق و نادان ہے۔ (بشکریہ نشیمن بنگلور)

آپ کے مسائل

چند سوالات

محمد یوسف عباسی راولپنڈی

میں ایک بینک میں ملازم ہوں۔ جس کے بارہ میں شاید آپ کو علم ہی ہو گا کہ یہ ادارہ کیسے چلتا ہے، ہم بیشک محنت تو کافی بہت کرتے ہیں۔ لیکن میرا اپنا خیال ہے کہ ہماری تنخواہ حلال نہیں۔ بعض دوستوں کا خیال ہے۔ کہ حلال ہے اس لئے کہ ہم محنت کرتے ہیں بہرحال گورنمنٹ نے سودی کاروبار ختم کرنے کا اعلان بھی کیا ہے اور کچھ کھاتے ختم بھی ہو رہے ہیں لیکن مکمل ابھی نجات نہیں ملی آیا ہمارا رزق حلال ہے یا حرام قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

نمبر ۲:۔ میری اور میرے چند دوستوں کی شام کو ڈیوٹی ہوتی ہے رش اتنا ہوتا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کر سکتے۔ حالانکہ مسجد قریب ہی ہے ڈیڑھ دو فرلانگ پر ہو گی آیا ہماری اکیلی نماز ہو جائے گی۔ اور ہم گنہگار ہیں۔ کہ ہم جماعت میں شامل کیوں نہیں ہوتے۔

نمبر ۳:۔ والدہ۔ بیوی۔ بیٹی یا محرم عورت کے ساتھ اگر نماز پڑھی جائے۔ اور مسجد قریب نہ ہو۔ گھر پر جماعت کرائی جائے تو نماز عورتوں سمیت ہماری ہو جائے گی۔ یا پھر عورتوں کو پردہ میں نماز پڑھنی چاہیے۔

نمبر ۴:۔ ہمارے محلہ میں ایک ہی مسجد ہے۔ جو کہ بریلوی نظریہ کی ہے۔ امام مسجد ایک دن نماز کے بعد دوران تقریر کہنے لگے۔ کہ دیوبندی اور وہابی مولوی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی چونکہ یہ شرک کرتے ہیں اور مشرک کی خود نماز نہیں ہوتی امامت کیا کرائیگا۔ دوسری طرف میں اور میرے چند رفقاء سب کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اس آیت کو دیکھتے ہوئے کہ جسکا ترجمہ ہے۔ رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ، تو رکوع سجود اور نماز تقریباً سب ایک ہی جیسی پڑھتے ہیں۔ صرف کوئی صلوٰۃ سلام پڑھتا۔ اور کوئی نہیں کوئی حضور کو نور سمجھتا ہے۔ کوئی بشر۔ حالانکہ قرآن میں واضح دلیلیں ہیں۔ بہرحال بات لمبی ہو جائے گی صرف اتنا بتائیں کہ نماز ہو جاتی ہے۔ یا کہ مخصوص لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے شکریہ۔

اور ہم نے جو آج تک سجدے کئے، ان کو دوبارہ کرنا پڑے گا، اور ہماری پرانی نمازیں ہو گئیں۔

جواب ۱:۔ بینک اپنے ملازمین کو سود ہی سے تنخواہ دیتا ہے اس لئے یہ تنخواہ حلال نہیں۔ اس کی مثال ایسی سمجھ لیجئے کہ کسی زانیہ نے اپنے ملازم رکھے ہوئے ہوں اور وہ ان کو اپنے کسب میں سے تنخواہ دیتی ہو تو ان ملازمین کے لئے وہ تنخواہ حلال نہیں ہو گی۔ بالکل یہی مثال بینک کے ملازمین کی ہے۔ علاوہ ازیں جس طرح سود لینے اور دینے والے پر لعنت آئی ہے اسی طرح اس کے کاتب و شاہد پر لعنت آئی ہے اس لئے سود کی دستاویز میں لکھنا بھی حرام ہے اور اسکی اجرت بھی حرام ہے حرام کو اگر آدمی چھوڑ نہ سکے تو کم از کم درجہ میں حرام کو حرام تو سمجھے

باقی صفحہ ۲۵ پر

(مولانا قاضی محمد اطہر مبارکپوری)

غربت کی نفسیات

ایک عقلمند آدمی کے سامنے ایک شخص نے اپنی غربت و محتاجی کی شکایت کی، اور بڑے رنج و غم کے انداز میں اپنی بدحالی و خستہ حالی کو بیان کیا، عقلمند آدمی نے اس کی تمام شکایتوں کو سن کر کہا۔

عقلمند:۔ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہارے پاس دس ہزار روپیہ ہو، مگر اندھے رہو؟ آدمی۔ نہیں۔

عقلمند:۔ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تمہارے پاس دس ہزار روپیہ ہو مگر تم گونگے رہو؟ آدمی۔ نہیں۔

عقلمند:۔ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہارے پاس دس ہزار روپیہ ہو مگر تمہارے ہاتھ پیر کٹے ہوں؟

آدمی۔ نہیں۔

عقلمند:۔ تب تم کو شرم نہیں آتی کہ اپنے رب کی شکایت کرتے ہو۔ حالانکہ تمہارے پاس پچاس ہزار روپیہ کا سامان موجود ہے۔

یہ کہانی بظاہر نہایت معمولی اور کچھ پھیکی سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر بڑی حکیمانہ ہے اور اس میں غربت و محتاجی کی نفسیات کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ غربت و محتاجی سے انکار نہیں ہے جہاں میں بڑے بڑے غریب اور محتاج پڑے ہیں مگر عام طور سے یہ جو ہر شخص اپنے طور پر ہر حال میں تنگ حال، پریشان حال اور بدحال بنا رہتا ہے، اس کے جواز کی کوئی صورت نہیں نکل سکتی، خاص طور سے اس دور میں جس شخص کو جس قدر زندگی میں آسانی ملتی جاتی ہے وہ اسی قدر معاشی پریشانی میں مبتلا نظر آنے لگتا ہے، اور کسی درجہ پر اُسے قرار نہیں ملتا۔ کیونکہ وہ صرف آگے دیکھتا ہے اپنے پیچھے یا سامنے نظر نہیں کرتا کہ رہنے کو مکان ہے۔ پہننے کو کپڑا ہے بال بچے ہیں۔ متوسط درجہ کے کھانے پینے بھر آمدنی ہو رہی ہے۔ اس لئے دنیا میں

باقی صفحہ ۲۵ پر

حجاج بن یوسف

تاریخ کے آئینہ میں

تحریر:- عبدالستار سالک کشمیری

حجاج بن یوسف تاریخ کا ایک معروف ترین بادشاہ ہے تاریخ کے ایک ادنیٰ طالب علم کو بھی حجاج بن یوسف کے بارے میں بخوبی معلوم ہے لیکن میرے علم میں آج تک یہی بات آئی ہے کہ ایک صاحب قلم جب کسی تاریخی شخصیت کے بارے میں قلم اٹھاتا ہے تو جہاں اس کے اوصاف حمیدہ کو گنتا ہے وہاں اوصاف مذمومہ کو بھی نوک قلم پر لاتا ہے تاکہ قارئین کرام کسی طرف داری سے بالاتر رہ کر اس شخصیت کے بارے میں فیصلہ کر سکیں پھر اس کسوٹی پر پرکھنے کے بعد قارئین جس شخصیت کے بارے میں فیصلہ دیں وہی قابل اعتبار اور قابل قبول ہوتا ہے۔ حقیر نہ تو اہل قلم میں خود کو شمار کرتا ہے اور نہ ہی قلم کو کسی تاریخ شخصیت پر اٹھانے کی جرأت کرتا ہے لیکن پھر بھی قارئین کے لئے اس عظیم بادشاہ حجاج بن یوسف کے بارے میں کچھ تحریر کر دیتا ہوں تاکہ اعتدال کی راہ اختیار کرکے وہ لوگ جو صرف اس کی خوبیوں کو پیش نظر رکھ کر اس کو آسمان پر چڑھا دیتے ہیں وہ بھی راہ راست پر آجائیں اور جو لوگ اس کی صرف خامیوں کو بیان کرکے حد درجہ بغض رکھتے ہیں وہ بھی راہ اعتدال پر آجائیں۔

حجاج بن یوسف کی عزت اور احترام اس لئے میرے دل میں راسخ ہے کہ وہ تاریخ کا ایک سفاک ترین بادشاہ ایک مسلمان عفیفہ کے سر سے اٹھنے والی چادر کی حفاظت کیلئے راجہ داہر پر ٹوٹ پڑتا ہے لیکن کاش کہ آج ہم مومن بن کر بھی تو کسی مسلمان عفیفہ کے سر سے اٹھنے والی چادر کی حفاظت تو درکنار خود اس کی عزت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور چند لمحوں کے جنسی تلذذ کے لیے اس کو معاشرے کا ناسور بنا کر پھینک دیتے ہیں۔

لیکن جب مذمت کا پہلو دل میں لیتا ہوں تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی صحابی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر اور سیدنا حضرت سعید بن جبیرؓ کے ساتھ ظلم و ستم کی داستان رونگٹے کھڑے ہونے کے لیے کافی ہے دونوں اولوالعزم اولوالمرتبہ صحابہ جن کے ساتھ ظلم کی یہ داستان تاریخ کے ایک عظیم باب کی ابتداء کرتی ہے خدا شاہد ہے کہ عبداللہ بن زبیرؓ جن کے ابا محترم حضرت زبیرؓ عشرہ مبشرہ کے ایک فرد ہیں جن کی والدہ محترمہ حضرت بی بی اسماءؓ سیدنا صدیق اکبرؓ کی لخت جگر ہے جن کی اماں محترمہ سیدنا ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہؓ کی بہن تھیں جن کی پیدائش بھی بڑی ذی حرم مبارک تھی جن کی پہلی غذا امام الانبیاء سیدنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تھا آپؐ نے پہلی غذا میں آپؓ کو کھجور چبا کر منہ میں ڈالی تھی اور آپؓ کی زندگی میں خیر و برکت کی دعا بھی کی تھی سیدنا صدیق اکبرؓ نے آپ کے کان مبارک میں اذان دی تھی آپؓ کی طرح آپ کے رفیق سعید بن جبیرؓ کے فضائل بھی تاریخ کی کتب میں نمایاں ہیں۔

حجاج بن یوسف اور سیدنا حضرت سعید بن جبیرؓ کے درمیان جو مکالمہ ہوا وہ ان ہی الفاظ میں آج بھی کتب تاریخ میں محفوظ ہے جس کو ایک سعید الفطرت آدمی پڑھتا ہے تو آج کی یہ سائنسی دنیا بھی حیران رہ جاتی ہے جب حجاج بن یوسف کے دیگر محمود کارناموں کے ساتھ ان دو عظیم صحابیوں کے ساتھ ظلم و ستم کی داستان پڑھتے ہیں تو ہم کو حجاج بن یوسف سے نفرتاً بعد پیدا ہوتا ہے۔

تاریخ الخلفاء میں علامہ سیوطی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج کو چالیس ہزار فوج دے کر یہ حکم دیا کہ مکہ پر حملہ کرو حجاج نے مکہ کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ متواتر ایک ماہ تک جاری رہا حجاج بن یوسف نے منجنیق (بھاری پتھر دور پھینکنے کا ایک آلہ) کے ذریعہ مکہ مکرمہ پر سنگ باری کی حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ اور آپ کے رفقاء کرام اس سنگ باری سے گھبرا گئے آخر، جمادی الاولیٰ ۷۳ھ کو شنبہ کے دن اس عظیم صحابی عبداللہ ابن زبیرؓ کو گرفتار کر لیا گیا اور انہیں پھانسی دے دی گئی حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ جب اس ظالم نے ابن زبیرؓ پر سنگ باری کی تو میں کوہ ابوقبیس پر تھا میں نے پہاڑ سے دیکھا کہ گدھے کے برابر ایک شعلہ چکر لگاتا ہوا گرا جس سے تقریباً پچاس آدمی جل کر خاکستر ہو گئے بحوالہ۔ تاریخ الخلفاء از علامہ سیوطیؒ شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب اپنی شہرہ آفاق کتاب نفحۃ العرب میں تحریر فرماتے ہیں کہ

- حجاج کے پیٹ میں سخت درد ہوتا تھا اور یہ لاعلاج درد تھا ایک حکیم نے مشورہ دیا کہ جناب پیٹ میں کیڑے پڑ گئے ہیں چنانچہ ایک دھاگہ میں گوشت باندھ کر اس کے پیٹ کے کیڑے نکالنے کے لیے حلق میں ڈالا گیا اور پھر باہر نکالا تو اس سے بے شمار کیڑے چمٹے ہوئے تھے اللہ پاک نے دنیا والوں کو یہ بتلا دیا کہ ظالم کو اپنے ظلم کی اسی طرح سزا دی جاتی ہے حضرت حسن بصریؒ نے حجاج سے ملاقات کی تو حجاج نے دریافت کیا کہ فلاں دو صحابیوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے یعنی حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ اور سیدنا سعید

باقی صفحہ ۲۵ پر

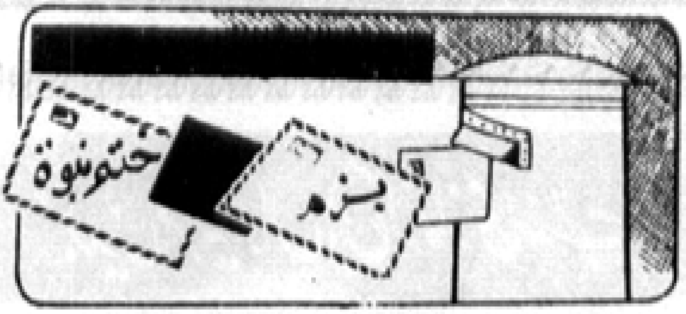

ڈسکہ کے عیسائی سکول میں ڈرامہ

مسلمان طلباء و طالبات کے اخلاق

بگاڑنے کی ایک کوشش

مرزائیوں کی طرح اب عیسائیوں کی سرگرمیاں بھی اسلام کی جیالی نوجوان نسل کے علاوہ معصوم بچیوں کو سکولوں کی تقریبوں کی آڑ میں اسلام سے ہٹا کر مغربی تعلیم دینے پر مامور ہیں۔ اگر ہماری مکمل خاموشی رہی تو ایک دن ان لوگوں کے عزائم جڑ جائیں گے اور ہماری نئی نسل اسلام سے دور ہوتی جائے گی آپ اس جریدے ختم نبوت کی وساطت سے اس کا بھی محاسبہ عملی۔ علمی ہر لحاظ سے کرنے کی کوشش کریں۔

گذشتہ دنوں یکم دسمبر ۱۹۸۵ء کو ڈسکہ سینٹ میری مڈل سکول ڈسکہ کے زیر اہتمام یوم والدین کے سلسلے میں گورنمنٹ کرسچین ہائی سکول کی پچھلی طرف ایک تقریب منعقد ہوئی تھی۔ جس میں سرکاری اعلیٰ حکام کے علاوہ شہر کے معززین اور مقامی پریس نمائندے بھی شامل تھے سیاسی و سماجی رفاہی لوگ اور ان کی عورتیں بھی شامل تھی۔ اس تقریب میں اہل اسلام کے طلباء اور طالبات سے رقص ڈانس اور موسیقی کے کردار ادا کروائے گئے ایک نوجوان طالبات کو چرخہ کے ساتھ رقص کی تربیت کروائی گئی جو کہ قابل مذمت تھی اسی طرح نوجوان بچوں اور بچیوں سے رقص ڈانس اور موسیقی کے کردار کروائے گئے کیونکہ یہ عیسائیوں کا سکول ہے جہاں سب سے زیادہ تعداد مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کی ہے اہل اسلام کے لیے ایسے ڈرامے اور تقریبوں کے رقص قابل مذمت ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہماری نئی نسل کو علمی ادبی اور مذہبی تعلیم کے علاوہ مغربی تعلیم پر مامور کر رہے ہیں جو کہ آنے والی نئی نسل کیلئے نقصان دہ ہے۔

اس تقریب میں ایک بھکاری کو بہت سے سکے گلے میں ڈال کر بھیک مانگنے پر مامور کیا گیا اور اس بھکاری سے بار بار کہلایا گیا کہ بابا اللہ کے نام پر دو بھورت کا روز ہے یہ تمام پروگرام سوسٹ کئے گئے اس سکول کے مسلمان بچوں اور بچیوں کی تعداد کئی گنا زیادہ تھی اس سے بیشتر آنے والے مخصوص مہمانوں پر خواتین اور نوجوان لڑکیوں نے پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رکھی تھیں جبکہ ٹیچر عورت پکار رہی تھی مرحبا مرحبا مہمان خصوصی تشریف لا رہے ہیں اس حرکت سے اہل اسلام کے جذبات مجروح ہوئے ہیں لہٰذا اس سلسلے میں ختم نبوت جریدہ میں اہل اسلام سے اپیل کریں کہ غیر اسلامی سکول سے اپنے بچے اور بچیاں نکال کر اسلامی سکولوں میں داخل کروائیں۔

رانا مشتاق احمد نقشبندی رکن، مجلس تحفظ ختم نبوت ڈسکہ، وایجنٹ جریدہ ختم نبوت ڈسکہ

ایک اخباری بیان کی وضاحت

مکرمی محترمی

سلام مسنون۔ آپ کے گرانقدر جریدہ کی وساطت سے ایک ضروری امر کی طرف پاکستان کے مسلمانوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جنوبی افریقہ کے کیس کے فیصلہ سے متعلق پاکستان کے جید علماء کرام کی رائے نقل کرتے ہوئے روزنامہ جنگ لاہور نے مولانا محمد یوسف رحمانوی

حرم شریف سے فضیلۃ الشیخ محمد مکی الحجازی کا ایک مکتوب

واجب التکریم مخدومی حضرت مولانا خان محمد حفظہ الصمد الی یوم الابد رئیس مجلس تحفظ ختم نبوت عالمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج معلیٰ!

جب بھی پاکستان کا دورہ ہوا ربوہ میں حاضر ہوں گا مسئلہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد ہے جس طرح صفات الوہیت کے انکار یا تاویلات باطلہ سے کفر لازم ہوتا ہے بعینہٖ صفات رسالت کے انکار یا تاویلات کا بھی وہی حشر ہے اسلام کے جملہ مقاصد کی خدمت درس تدریس و تبلیغ تزکیہ عظیم برکت ہیں لیکن ختم نبوت سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت سرکار کے ذاتی اعزاز کا تحفظ ہے مسئلہ ختم نبوت میں کام کرنے والے قابل صد مبارکباد ہیں اور رحمۃ للعالمین فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حقدار ہیں میں علاقہ ربوہ چنیوٹ جھنگ، سرگودھا کے غیور اور جیالے مسلمانوں کو سرزمین پاک مرکز اسلام سے سلام پیش کرتا ہوں اور رات دن ان کیلئے دعا گو اور خیرخواہ ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اور فتنہ قادیانیت کے مکر و فریب کو نیست و نابود کرنے کیلئے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

والسلام

حجازی

جو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے شعبہ نشر و اشاعت کے سیکرٹری ہیں کے بیان میں لکھا کہ جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کی تعداد بارہ ہزار ہے۔ حالانکہ مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ جنوبی افریقہ میں قادیانیوں کی تعداد صرف ۲۰۰ ہے۔ جبکہ مسلمانوں کی تعداد جنوبی افریقہ میں بارہ ہزار ہے۔ مولانا کا بیان جنگ کراچی اشاعت ۲۰ دسمبر میں صحیح چھپا۔ جسمیں قادیانیوں کی جنوبی افریقہ میں تعداد واقعہ کے مطابق دو صد بیان کی گئی ہے۔ اور مسلمانوں کی بارہ ہزار ہے۔ جنگ لاہور میں غلط رپورٹنگ کے باعث قادیانیوں کی بارہ ہزار لکھی ہے۔ جو واقعہ کے خلاف ہے۔ اور نہ ہی مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے یہ کہا۔ امید ہے کہ اپنے جریدہ میں یہ وضاحتی سطور شائع فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

اللہ وسایا

رابطہ سیکرٹری مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوة پاکستان

مری سے حضرت مولانا قاری محمد اسد اللہ عباسی کا گرامی نامہ

گرامی قدر جناب عبد الرحمٰن یعقوب باوا صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مزاج شریف

آپ کی زیر ادارت ختم نبوت کا علمبردار ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت گذشتہ ایک ماہ سے پورے تسلسل کے ساتھ میرے پاس آتا ہے۔ ہر پرچہ پڑھ کر دل سے دعا نکلتی ہے۔ کہ خدائے ذوالجلال آپ کو اور ادارے کے کارکنان کو جزائے خیر عطا کرے۔ کہ وقت کی اہم ضرورت کو یہ پرچہ بطور احسن پورا کر رہا ہے پرچے کے مضامین اتنے جاندار اور بادلائل ہوتے ہیں۔ کہ قادیانی دجال ان کا قیامت تک جواب نہ دیں گے جدید نسل کیلئے یہ پرچہ بہت ہی مفید ہے انشاء اللہ مری میں ہفت روزہ ختم نبوت کی باقاعدہ ایجنسی قائم کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار بناؤں گا۔ اور پرچے کیلئے آپ کو مضامین بھی ارسال کروں گا نیز جماعتی خبریں بھی بہ خوشی شکریے اور ہدیہ تبریک کیلئے آپ کو لکھ رہا ہوں

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے

نصیر الدین قریشی

محترم جناب مفتی ولی حسن صاحب ـــ اسلام علیکم

ایک اہم واقعہ جو خالص دین سے تعلق رکھتا ہے اور میری نظر سے گزرا ہے رسالہ ختم نبوت میں شائع فرمائیں میں لیاقت آباد نمبر ۹ میں رہتا ہوں اور پلاسٹک واشر کے کارخانے میں جو ناظم آباد میں ہے وہاں اکثر صبح کے وقت کاروباری سلسلہ میں جایا کرتا ہوں۔ ماہ نومبر میں ایک روز شام کے وقت میرا وہاں جانا ہو گیا نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا میں غریباجی ہوٹل کے قریب ایک منزلی مسجد محلہ پلاٹ نمبر ۸۹۰ بلاک ایچ میں نماز با جماعت ادا کرنے کیلئے چلا گیا۔ وہاں جا کر عجیب منظر دیکھا ایک خاتون صحن میں نماز ادا کر رہی ہیں اور جماعت میں پیش امام صاحب کی اقتداء میں صرف دو نابالغ بچے کھڑے ہوئے ہیں۔ میں جماعت میں شریک ہو گیا نماز کے بعد بھی کافی وقت گزرنے کے باوجود جب کوئی نمازی وہاں نہ آیا تو میں نے امام صاحب سے پوچھا کہ کیا اس محلہ میں بڑے نمازی نہیں رہتے؟ اس پر انہوں نے افسوس زدہ ہو کر کہا کہ میں اذان کے بعد لوگوں کو نماز کی طرف متوجہ کرتا ہوں تب بھی نہیں آتے اتفاقاً کبھی کبھار دو تین نمازی آ جاتے ہیں ورنہ اکثر لوگ وی سی آر اور ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر میں مشغول رہتے ہیں میں مسجد کے قریب ہی رہتا ہوں وہ نماز کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس کے بعد میں نے ان سے سوال کیا کہ اگر یہ نابالغ بچے بھی کسی روز نہ آئیں تو کیا پھر اکیلے نماز پڑھتے ہیں؟ انہوں نے بڑے فخر سے کہا کہ تب بھی باجماعت نماز پڑھاتا ہوں اگر انسان نہیں آتے تو ان کی فرشتوں کی جماعت بن جاتی ہے انہیں نماز پڑھا دیتا ہوں یہ سن کر مجھے افسوس ہوا کیونکہ اگر فرشتوں کو جماعت پڑھوانی مقصود تھی تو اللہ پاک ہم انسانوں اور جنوں کو کیوں پیدا کرتا ان کے یہ جملے میرے دل و دماغ میں بار بار احساس دلا رہے ہیں۔

اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث یاد دلا رہے ہیں جس میں فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ بہت ساری لکڑیاں اکٹھی کر کے ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو بغیر شرعی عذر کے مسجدوں میں نماز کیلئے نہیں آتے اللہ تعالیٰ مجھے اور اس محلہ والوں کو باجماعت نماز کی توفیق بخشے۔ آمین

قادیانیت سے توبہ کے بعد کے جذبات

میں نے قادیانیت سے توبہ کرنے کے بعد ایک نظم کہی ہے آپ میرے جذبات ختم نبوت میں شائع فرمائیں۔ ہر رشتہ ان سے توڑ لیا

محمدؐ سے ناطہ جوڑ لیا

طاہر مرزا نام ہے جس کا
اس کا پیچھا چھوڑ دیا

ان کی تاویلیں سن سن کر
ہم نے تو ماتھا پھوڑ لیا

اک ناگن بن کے مدہوش کیا تھا
مجھے خالق نے جھنجھوڑ دیا

خطرے میں ہے بگوڑے مرشد نے
امت کو اکیلا چھوڑ دیا

میرے گم گشتہ بھائیو غور کرو
تم نے کس سے ناطہ جوڑ لیا

حکومت کی بشارت دے دے کر
مریدوں کا مال بٹور لیا

اندھی تقلید سے جو بھی نکلا
اس کی گردن کو مروڑ دیا

باقی ص ۲۲ پر

بولتی تحریریں

عبدالرحمن یعقوب باوا

قرآن پاک میں ہے ولو کان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا۔ قادیانی کہتے ہیں کہ ہمارا مذہب خدائی مذہب ہے مرزا غلام احمد قادیانی خدا کا فرستادہ نبی اور اس کے جانشین خدا کے مقرر کیے ہوئے خلیفے ہیں۔ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت کریمہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جو خدا کی طرف سے نہ ہو اس کے اقوال و اعمال وغیرہ میں اختلاف یا تضاد ہوتا ہے مرزا محمود کو تمام قادیانی مامور من اللّٰہ اور خلیفہ آسمانی سمجھتے ہیں قرآن پاک کے مذکورہ بالا اصول کو سامنے رکھتے ہوئے خود اس کی تحریرات سے پرکھتے ہیں کہ اس کے قول و فعل میں کتنا تضاد تھا۔ جب ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد تحقیقاتی عدالت میں بیان شروع ہوئے تو ہر ایک پارٹی اور جماعت نے اپنے اپنے بیانات قلمبند کرائے۔ مرزائیوں کے آنجہانی پیشوا مرزا محمود نے بھی اپنا بیان قلمبند کرایا پہلے آپ اس بیان کے اقتباسات ملاحظہ فرمائیں جن میں کہا گیا ہے کہ کوئی شخص جو مرزا قادیانی کو نہیں مانتا وہ مسلمان ہی رہے گا۔ دوسری طرف وہ فتوے ملاحظہ کریں جن میں کافر قرار دیا گیا ہے اور فیصلہ خود کریں کہ کیا یہ شخص خدا کا مامور کردہ تھا یا انگریز کا

سوال عدالت:۔ اگر کوئی شخص مرزا غلام احمد کے دعاوی پر دیانت داری سے غور کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ آپ کا دعویٰ غلط تھا تو کیا پھر بھی وہ مسلمان رہے گا؟۔

تحقیقاتی عدالت میں بیان صفحہ ۱

شائع کردہ ادارہ تجلیہ اردو بازار لاہور۔

جواب خلیفہ صاحب جی ہاں عام اصطلاح میں پھر بھی وہ مسلمان سمجھا جائیگا۔ صفحہ نمبر ۱۸

سوال عدالت:۔ آپ نے اپنی شہادت میں کہا ہے کہ جو شخص نیک نیتی کے ساتھ مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا وہ پھر بھی مسلمان رہتا ہے کیا شروع سے آپ

تصویر کے دو رخ

کونسا نظریہ ہے؟

جواب خلیفہ صاحب جی ہاں۔ صفحہ نمبر ۲۸

سوال عدالت:۔ کیا آپ مرزا غلام احمد کو ان مامورین میں شمار کرتے ہیں جن کا ماننا مسلمان کہلانے کے ضروری ہے۔

جواب خلیفہ صاحب میں اس سوال کا جواب پہلے دے چکا ہوں کوئی شخص جو مرزا غلام احمد پر ایمان نہیں لاتا دائرہ اسلام سے خارج قرار نہیں دیا جاسکتا۔

صفحہ نمبر ۳۲

سوال:۔ عدالت:۔ تو کیا مرزا غلام احمد پر ایمان لانا جزو ایمان ہے؟

جواب:۔ خلیفہ صاحب جی نہیں......

(۱) مرزا غلام احمد صاحب صحیح معنوں میں اور شریعت کے مطابق نبی تھے وہ مجازی نہیں بلکہ حقیقی نبی تھے۔" (حقیقت النبوۃ صفحہ ۱۷۴)

اب صاف ظاہر ہوگیا کہ ایک نبی کا منکر تمام نبیوں کا منکر ہوتا ہے نبیوں کا منکر خدا کا منکر ہوتا ہے پھر مسلمان کیسے رہ سکتا ہے۔

(۲) تمام مسلمان جنہوں نے مرزا غلام احمد کی بیعت نہیں کی خواہ اس کا نام بھی نہ سنا ہو سب کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)

(۳) غیر احمدی تمام کافر ہیں (الفضل ۲۶، ۲۹ جون ۱۹۲۲ء)

(بیان مرزا بشیر الدین محمود احمد بعدالت سب جج صاحب گورداسپور)

(۴) اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے لیکن کسی غیر احمدی کا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا منکر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔

(انوار خلافت صفحہ ۹۳ از بشیر الدین محمود)

(۵) احمدی اور غیر احمدی میں فرق بیان کرتے ہوئے بشیر الدین محمود کہتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ان کا اسلام اور ہے ہمارا اور ان کا خدا اور ہے ہمارا اور ان کا حج اور ہے ہمارا حج اور اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے (الفضل ۲۱ اگست ۱۹۱۷ء)

(۶) ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں۔" (انوار خلافت صفحہ ۹۰)

آخر میں مرزا محمود کا باپ مرزا غلام احمد قادیانی جو مدعی نبوت تھا اس کے فتوے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا خدا اور رسول خدا کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

باقی صفحہ ۲۳ پر

فتح اسلام

تحریر: مولا بخش کشتہ

قسط ۲

قادیان کانفرنس ۱۹۲۱ء کی ایک رپورٹ

اب ایک معتبر گواہ پیش کرتا ہوں۔ دیکھئے کتاب نورالدین۔ جو مولوی عزیز الدین جیسے ذی علم اور مرزا صاحب کے دست و بازو نے لکھی ہے۔ اس میں وہ مرزا صاحب و ذوالقرنین (دو صدیاں پائے ہوئے) بتاتے ہوئے شذرہ میں ان کی زندگی میں لکھتے ہیں کہ "مرزا صاحب کی عمر ۹۵ سال کی ہوگی"۔ یہ فقرہ گویا خدا کے ہاتھ سے لکھا گیا ہے۔ تاکہ دنیا دیکھ لے کہ مرزا صاحب کا الہام غلط ہوگیا۔ مرزا صاحب اگر ۷۴ سال کی عمر بھی پاتے تو ان کا الہام درست نہیں ہو سکتا تھا۔ چہ جائے کہ اسقدر تفاوت ہو۔ خدا اپنی کتاب (قرآن مجید) کی بابت کہتا ہے۔ کہ وحی نازل یا اس کے کلام کو کوئی جھٹلا نہیں سکتے۔ دیکھو غلبت الروم الخ فرمایا روم مغلوب ہوکر ۹ سال کے اندر غالب ہوں گے۔ ایسا ہی ہوا۔ جنگ بدر کی بابت جو حضورؐ نے فرمایا۔ کہ فلاں شخص یہاں گرے گا اور فلاں شخص وہاں گرے گا۔ صحابہ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسا ہی ہوا۔ جن کی نسبت حضورؐ نے فرمایا تھا۔ وہ اسی جگہ پر ہی گرے اور مرے ایک بالشت بھر بھی فرق نہ ہوا کیوں نہ ہو سہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ۔ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضورؐ نے اپنا خواب بیان فرمایا۔ کہ میں نے نماز پڑھی اور اپنے ماتھے پر کیچڑ لگا دیکھا ہے۔ صحابی کہتے ہیں کہ لیلۃ القدر کی ستائیسویں رات آئی۔ بارش ہوئی چھت کے ٹپکنے سے عین اسی جگہ بارش کے قطرے گرے جہاں حضورؐ کا سر سجدہ میں جاتا تھا۔ صبح ہوئی تو حضورؐ کے ماتھے پر کیچڑ کا نشان موجود تھا۔ اور سنو حضورؐ نے جب دنیا کے چھوڑنے اور خدا سے رشتہ جوڑنے کی تبلیغ کی تو مکہ والے بگڑ گئے اور انہوں نے مسلمانوں کو مارنے کی ٹھان لی۔ اور ۳ سال تک آپ نے مع اپنے چچا ابوطالب کے پہاڑوں میں رہے۔ آپ نے پیشگوئی کی اے چچا وہ معاہدہ والا چمڑا جو کفار نے لگایا ہوا تھا۔ اس کو کیڑا کھا گیا ہے۔ صرف وہ جگہ بچ رہی ہے جہاں بسم اللہ اور اللہ کا نام درج ہے۔ کفار مکہ نے آزمائش کے لیے چمڑا اور اس ٹکڑے (عہد نامہ) کو نکالا۔ تو حضورؐ کا ارشاد حرف بحرف صحیح تھا۔ یہ ہے سچائی۔ یاد رکھو کہ مرزا صاحب کی عمر کا الہام بموجب ان کی تحریرات کے ۶۹ برس تک پہنچی تھی۔ مگر پھر بھی قادیان سے آواز آتی ہے کہ مرزا جی کو مانو۔ افسوس

آخیر میں کہا۔ کہ میں یہ کہکر بیٹھتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب کی تحریرات اور ان کی کتابوں کے

حوالہ جات آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے متناقض و متخالف ہیں اور اس کے ساتھ ہی نبی صادق علیہ التحیۃ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مشتے نمونہ از خروارے پیش کر دیئے ہیں۔ کہ وہ کس طرح تمام درست و مکمل ہیں۔ اب آپ جانچ لیں کہ مرزا صاحب اس قابل ہیں کہ ہم ان کو مانیں؟ کسی نے خوب کہا ہے کہ سہ

علمو بس کریں او یار ۔ اکو حرف تیرے درکار

مولانا عبدالسمیع صاحب کی تقریر

مولانا عبدالسمیع صاحب مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند نے لقد جاءکم رسول من انفسکم آیت تلاوت فرماکر تقریر شروع کی۔ کہا کہ جب مجھے اس جلسہ کے منتظمین کی طرف سے شرکت کی دعوت پہنچی۔ تو الفضل کے ایڈیٹر نے بھی یاد کیا تھا کہ ضرور آیئے بحمداللہ میں آگیا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے آیۃ مبارکہ کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آیت شریف اس آسمانی کتاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ جو مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہی نہیں بلکہ وظیفہ و دستور العمل بھی ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حدیث پاک میں وارد ہے کہ نزول قرآن سے پہلے فرشتے کہتے تھے کہ خوشحال ہو ان سینوں پر جن میں اس کا انضباط ہوگا اور مبارک ہو ان زبانوں پر جو اسکی تلاوت کریں گی۔

صاحبان آپ جانتے ہیں۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس وقت مکہ میں بت پجتے تھے۔ اس وقت آپ نے لا الہ الا اللہ (یعنی ایک اللہ کی پرستش کرو) کی تعلیم دی جس پر کفار مخالف ہو گئے اور انہوں نے آپ کو بے حد اذیتیں پہنچائیں۔ مگر آپ نے جو کہا کرکے دکھا دیا۔ عبادت کہی کی۔ یہ نہیں کہ کہیں عیسیٰ بن گئے۔ کہیں موسیٰ۔ کہیں ابراہیم بن بیٹھے۔ کہیں یوسف۔ کہیں یعقوب۔ کہیں کرشن۔ کہیں خدا وغیرہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تھے۔ نبی کے اخلاق کیسے ہونے چاہئیں۔ اس کا مختصر ذکر کرکے فیصلہ آپ پر چھوڑوں گا۔

آپؐ "بالمؤمنین رؤف رحیم" مومنوں کے ساتھ نہایت رحیم تھے۔ ان کو حرص تھی کہ لوگ بھلائی کے راستہ پر آجائیں۔ اور گمراہ کن طریقہ کو چھوڑ دیں جو انہیں جہنم میں لے جانے والا ہے۔ پس جو شخص بھی قرآن و حدیث کے خلاف لے جائے۔ سمجھو وہ جہنم میں پھینکے گا۔ یاد رکھو جنت میں لے جانے والا رسولؐ کا طریق ہے۔ رسول کی تعلیم کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے

کی تعلیم کی ضرورت نہیں نبوت حضرتؐ پر ختم ہو چکی ہے۔ آپ خاتم النبیین ہیں۔

صحیح بخاری میں اس آیت کی دوسری قرأت یوں ہے کہ من انفسکم (یعنی ف کے ساتھ) ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ تمہارے پاس ایسا رسول آیا جو سب سے ارفع اعلیٰ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "خدا نے دنیا بھر سے مکہ والوں کو منتخب فرمایا اور مکہ والوں سے خاندان ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو منتخب کیا ہے"۔ اور یہی وجہ تھی کہ آپ اشرف وسید اور اخلاق و فضائل کا مخزن و منبع تھے۔ اب اگر کوئی کہے کہ میں ان جیسا ہوں یا اُن سے اعلیٰ ہوں۔ تو ناظرین خود فیصلہ کر لیں۔ میں کچھ نہیں کہتا۔

اس کے بعد آپ نے چند مثالیں بیان کیں یعنی یہ کہا۔ کہ بجلی کی بتیاں جلتی ہیں ان سب کا تعلق مرکزی کارخانہ سے ہوتا ہے۔ اگر کارخانہ کی کل میں کچھ نقص آئے۔ تو بجلی کی روشنی کسی گھر میں نہیں پہنچتی اسی طرح نہروں اور چشموں کے پانی سے باغ، باغیچے اور کھیتیاں سیراب ہوتی ہیں۔ آفتاب کی مثال بیان کی۔ کہ اس کے نور سے سیارے و ستارے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام حضرت عیسیٰؑ و حضرت موسیٰؑ اور دیگر مثل ستاروں کے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب کے روشن ہیں مگر حضرتؐ سید الانبیاء ہیں اور ان کے نور نے سب پر روشنی ڈالی ہے۔ اب آپ سمجھ لیں۔ کہ کس دوسرے شخص میں یہ قابلیتیں اور خصوصیتیں ہیں؟ جسے جملہ انبیاءؑ کے فیضان نعمت کا مرکز قرار دیا جا سکے۔

نماز کی تاکید

بیان کرتے ہوئے کہا کہ حدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں نماز باجماعت ادا نہیں کرتا میرا جی چاہتا ہے اس کے گھر جلا دوں اور جو نماز ہی نہ پڑھے۔ وہ مسلمان کیا۔ وہ قیامت کے دن شداد، فرعون، نمرود وغیرہ کے ساتھ ہوگا۔ اس لیے بھائیو نماز پڑھا کرو اور باجماعت ادا کیا کرو۔ یہ حکم اس رسول پاکؐ کا ہے۔ جس کی جدائی میں ستون تک رویا کرتے تھے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ جب منبر نہ تھا تو حضورؐ ایک ستون کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ سنایا کرتے تھے حضرت عیسیٰ کا تو یہ معجزہ تھا۔ کہ وہ مردوں کو بحکم خدا زندہ کیا کرتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ دیکھئے کہ جب منبر بن گیا۔ تو وہ ستون لکڑی کا جس کے ساتھ کھڑے ہو کر آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے۔ دیکھا کہ رو رہا ہے جس پر مولانا روم فرماتے ہیں ؎

منت من بودم از من تاختی
بر سر منبر تو مسند ساختی

اخلاق کا ذکر

ثمامہ نامی ایک شخص حضورؐ کے ماننے والوں کو گالیاں اور تکلیفیں دیا کرتا تھا۔ وہ قابو میں آ گیا۔ حضورؐ نے اس کو ستون سے باندھ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ کہو اب تجھ سے کیا سلوک کیا جائے۔ ثمامہ نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو بے شک ایک سزاوار قتل کو قتل کریں گے اور اگر چھوڑ دیں گے تو آپ کا احسان ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا۔ وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن سلوک سے بہت متاثر ہوا اور مسلمان ہو گیا

ایک لڑائی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت مبارک شہید ہو گیا۔ فرشتوں نے آکر عرض کیا۔ اے محمدؐ اگر کہو تو ان کفار کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "خداوند کریم سے بعد سلام عرض کرو۔ کہ نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ ان کی اولاد سے کوئی مسلمان ہو (اللہ اکبر یہ تھے اخلاق رسول پاک کے) وہ رسول جس کی شان ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین خاتم کے معنی انگوٹھی، مہر اور قوم کے آخر آنے والے کے ہیں۔ خاتم النبیین جمع قلت ہے۔ مگر الف لام سے جمع کثرت ہو گئی گویا تمام قسم کی نبوت (بروزی یا ظلی یا کوئی اور قسم) سب ختم ہو گئیں۔ اب آپ لوگ سمجھ لیں کہ جو لوگ ظلی یا بروزی سمجھ بیٹھے ہیں۔ وہ کہاں تک راستی پر ہیں۔

صاحبو! جس نبی کے اخلاق کا ذکر میں نے کیا۔ اب اس کے پاس بیٹھنے والوں کا حال سنو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا کندن بنا دیا تھا جس پر نظر ڈالتے اس کو بھی کندن بنا دیتے۔ غیر مسلم بادشاہ کا قاصد آتا ہے۔ اور پوچھتا ہے امیر المومنین کہاں ہیں۔ تلاش کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑے کو خرخرہ کر رہے ہیں۔ قاصد کہتا ہے کہ کیا امیر المومنین یہ ہے؟ اس کی کیا حکومت ہوگی۔ مسلمان جواب دیتے ہیں کہ اس کا قبضہ دلوں پر ہے۔ یہ امیر المومنین ہے یہ وہ عمرؓ ہے جس کی نسبت ارشاد نبوی ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے۔"

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ عرض کرتی ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص ایسا بھی ہے جس کی نیکیاں ستاروں کے برابر ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عمرؓ"۔

حضرت عمرؓ بہ نفس نفیس خود رعایا کا حال دریافت کرتے تھے۔ چنانچہ ایک رات آپ گشت کرتے ہوئے ایک عورت کے رونے کی آواز آئی جو آپ ہی کو برا بھلا کہہ رہی تھی۔ آپ نے سنا اور اس سے جا کر پوچھا۔ بڑھی بی کیوں کیا ہوا۔ بولی میرے خاوند کو فوت ہوئے سات سال ہوئے۔ گھر میں کچھ نہیں بچے بھوک کے مارے بلبلا رہے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا۔ کہ امیر کو اس کی اطلاع بھی دی ہے۔ عورت نے جواب دیا۔ کہ بکری کی خبر گیری چرواہے پر واجب ہے۔ نہ کہ بکری اس کو اطلاع دے امیر المومنین یہ سن کر بیت المال میں گئے۔ اور چاول وغیرہ خوراک اپنی پیٹھ پر لاد کر خود لائے اور اس سے معذرت کی۔ یہ تھے وہ لوگ جنہوں نے فیضان نبوت سے اکتساب کیا تھا اور یہ تھے وہ امیر و حکمران۔ جو آئندہ نسلوں کے لیے اخلاق و عدل کے نمونے قائم کر گئے۔ رضی اللہ عنہ (باقی آئندہ)

ہمارے اسلاف

مولانا منظور احمد الحسینی

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ

سیاسی و تصنیفی خدمات

حضرت شیخ الہندؒ کی دینی اسلامی تدریسی خدمات بے پناہ ہیں۔ وہاں سیاسیات میں آپ کا پایہ بہت بلند ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بظاہر برطانوی غلبے سے نجات کی تحریک کمزور پڑی تو مولانا شیخ الہندؒ جیسے مجاہدین حریت نے اسے سنبھالا اور اسے لے کر آگے بڑھے۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی وفات کے بعد ۱۹۰۵ء میں اس تحریک کی سربراہی آپ کے سپرد کی گئی۔ ۱۹۱۴ء میں عالمی جنگ چھڑنے کے بعد آپ نے محسوس کیا کہ وہ وقت اب آ گیا ہے کہ برصغیر کی آزادی کے لیے فیصلہ کن جنگ شروع کی جا سکتی ہے۔ آپ کو یقین ہو چکا تھا کہ عدم تشدد کی تحریک انگریز کو ہندوستان سے نکالنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا انہوں نے انگریز حکومت سے اس ملک کو آزاد کرانے کا پروگرام بنایا جس میں یہ چاہتے تھے کہ حکومت افغانستان اور خلافت عثمانیہ ان کی مدد کرے۔ اس کے لیے انہوں نے اپنے شاگردوں اور دیگر قابل اعتماد لوگوں کی ایک جماعت تیار کی۔ جن میں سب سے آگے مولانا عبیداللہ سندھی اور مولانا محمد میاں انصاری تھے۔ یہ ایک منظم تحریک تھی۔ اس نے آزادی کے لیے آئندہ پورے ہندوستان کی راہ ہموار کر دی۔ یہ کام دو محاذوں پر شروع کیا گیا ایک محاذ اندرون ملک تھا۔ اور دوسرا ملک سے باہر۔ دونوں محاذوں پر مسلح جدوجہد کی تیاری کی جا رہی تھی۔ آپ کا منصوبہ یہ تھا کہ افغانستان سے لے کر ہندوستان تک انگریزوں کے خلاف جال بچھایا جائے۔ اور کسی مناسب موقع پر افغانستان اور آزاد قبائل کی منظم طاقت برطانوی ہند پر حملہ آور ہو۔ اور دوسری طرف ملک بھر میں جنگ آزادی کا آغاز کر دیا جائے۔ آپ کا خیال تھا کہ ایک ایسی صورت ہوگی جس کا انگریز مقابلہ نہ کر سکیں گے بیرونی محاذ کو کامیاب بنانے کے لیے مولانا عبیداللہ سندھیؒ کو کابل بھیجا گیا اور مولانا محمد میاں منصور انصاری کو آزاد قبائل میں جہاد کی تلقین کے لیے بھیجا۔ اور ترکوں سے مدد حاصل کرنے کے لیے پیرانہ سالی کے باوجود آپ نے ۱۹۱۵ء میں حجاز کا سفر فرمایا مکہ میں ٹھہرے وہاں ترکی کے گورنر غالب پاشا سے ملاقات ہوئی۔ اس نے آپ کا بڑا اعزاز و اکرام کیا۔ شیخ الہندؒ نے تحریک آزادی ہند کے متعلق اس سے گفتگو کی تو وہ بہت خوش ہوا اور اس سلسلے میں بعض اہم امور طے کیے گئے۔ پھر آپ مدینہ منورہ چلے گئے وہاں انور پاشا وزیر جنگ اور جمال پاشا قائد افواج عثمانی جاہلام سے ملاقات کر کے مسلمانوں کی اعانت کرنے اور انگریز کو نکالنے میں اپنا ہمنوا بنا لیا۔ اور اہل ہند کے لیے ان سے خفیہ طور پر ایک خط لے لیا جس میں ہندی قضیے کے حل کرنے کا وعدہ تھا۔ اور جس میں اہل ہند کو مولانا محمود الحسن کی امداد اور ان پر پورا اعتماد کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ اس معاہدہ کی نقول لے لی گئیں۔ حج کرنے کے بعد آپ حجاز سے براہ بغداد و بلوچستان ہوتے ہوئے سرحد کے آزاد قبائل میں پہنچنا چاہتے تھے۔ کہ انگریز حکومت کو اس پروگرام کی اطلاع مل گئی اور خطوط بصورت "ریشمی رومال" کا پتہ چل گیا۔ اس دوران شریف حسین والی مکہ خلافت عثمان نکل چکے تھے۔ اس نے انگریز کے ایما پر آپ کو گرفتار کر کے ان کے حوالے کر دیا۔ یہ گرفتاری رفقاء سمیت ۲۳ صفر ۱۳۳۵ھ کو ہوئی۔ حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا عزیر گل، حکیم نصرت حسین اور مولوی وحید احمد بھی گرفتار کیے گئے۔ مکہ مکرمہ سے آپ کو جدہ لے جایا گیا وہاں ایک ماہ کے قریب نظر بند رکھا گیا۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق (۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء) کو جہاز پر سوار کرا کر سویز لے جایا گیا۔ اور پھر وہاں سے مالٹا لے جایا گیا جو برطانوی قلمرو میں جنگی مجرموں کے لیے محفوظ ترین مقام سمجھا جاتا ہے اور ادھر ہندوستان میں شیخ الہندؒ کے رفقاء سے تفتیش کی گئی۔ ذیقعدہ ۱۳۳۴ھ مطابق ستمبر ۱۹۱۶ء وسط سے کر ایک سال سے کچھ زائد مدت تک تفتیش کا سلسلہ جاری رہا۔ مالٹا میں کئی سال تک رفقاء نظر بند رکھے گئے۔ یہاں بھی ذکر و عبادت تربیت و افادہ کا سلسلہ جاری رہا۔ حکیم نصرت حسین قید کے دوران ہی اپنے رب سے جا ملے۔ جنگ عظیم ختم ہونے کے بعد آپ کو رہائی ملی اور ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۲۰ء کو آپ نے ساحل بمبئی پر قدم رنجہ فرمایا۔ اہل ہند نے نہایت تزک و احتشام سے آپ کا استقبال کیا۔ مسلمانان بمبئی کی طرف سے خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام کیا گیا۔ اس جلسہ میں خلافت کمیٹی اور اعیان بمبئی کی طرف سے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اور علمائے خلافت کمیٹی نے اس موقع پر آپ کی تعلیمی، مذہبی اور عظیم قومی خدمات کی بناء پر آپ کو "شیخ الہند" کا لقب دیا۔ بمبئی سے آپ دیوبند کے لیے روانہ ہوئے۔ راستے میں تمام جگہوں پر آپ کا عظیم الشان استقبال ہوا۔ لوگ ٹوٹ ٹوٹ پڑتے تھے۔ اور زیارت سے مشرف ہوتے تھے ہندوستان پہنچنے پر برطانوی حکومت نے مختلف ذرائع سے آپ کو سیاست سے کنارہ کش رہنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر آپ نے اسے مسترد کر دیا۔ اگرچہ قید نے کافی کمزور کر دیا تھا اور شدت امراض سے قویٰ مضمحل ہو چکے تھے۔ اور اب زیادہ مشقت اور مجاہدہ کرنے کے لیے آپ قابل نہیں رہے تھے۔ مگر اس کے باوجود آپ نے ان تمام چیزوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے۔ ہندوستان کے تمام شہروں کا دورہ کرنے کی ٹھان لی۔ علی گڑھ تشریف

لے گئے۔ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ (جو بعد کو دہلی منتقل ہوگئی) کا افتتاح ۱۶ر صفر ۱۳۳۹ھ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء) کو علی گڑھ کی جامع مسجد میں کیا۔ اس موقع پر آپ نے جو اہم سیاسی خطبہ دیا وہ ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

حضرت شیخ الہند کا نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ آپ کی کوششوں سے علی گڑھ اور دیوبند ایک پلیٹ فارم پر نظر آنے لگے۔ اور علی گڑھ اور دیوبند کے مابین جو بُعد تھا وہ بڑی حد تک کم ہوگیا۔

علی گڑھ سے آپ واپس دہلی تشریف لائے یہاں ۱۹-۲۰-۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں جمعیۃ علمائے ہند کا دوسرا اجلاس آپ کی صدارت میں ہوا جس میں اکناف و اطراف ہندوستان کے علمائے شرکت کی مولانا عبدالباری فرنگی محلی، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا داؤد غزنوی، مولانا حبیب الرحمن دیوبندی، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری اور مولانا شبیر احمد عثمانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ نے صدارتی خطبہ میا جمعیۃ علمائے ہند کے اس اجلاس میں آپ نے ترک موالات کا مشہور و معروف فتویٰ دیا۔ جس پر پانچ سو علماء نے دستخط کیے حکومت نے یہ فتویٰ ضبط کرلیا۔ اور اس ضبطی کے خلاف سول نافرمانی کی گئی۔

حضرت نے پوری زندگی جہاد میں گذاری تھی۔ مالٹا سے واپسی کے بعد صحت بگڑ چکی تھی اور قویٰ پیرانہ سالی کے باعث نہایت کمزور ہوچکے تھے۔ بایں ہمہ سیاسی کاموں میں شدومد سے حصہ لیا طبیعت اس بارگراں کی متحمل نہ ہوسکی۔ مرض اور ضعف میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۹۲۰ء کو حالت بالکل مایوس کن ہوگئی۔ اسی حالت میں تھوڑی دیر کے لیے سکون ہوا تو سر اٹھا کر فرمایا کہ:

"مرنے کا کچھ افسوس نہیں۔ مگر افسوس یہ
ہے کہ میں بستر پر مر رہا ہوں۔ تمنا تو یہ تھی کہ میدان
جہاد میں ہوتا اور کلمہ حق کے جرم میں میرے
ٹکڑے کر دیئے جاتے۔"

پھر تین مرتبہ بلند آواز سے اللہ اللہ اللہ کہا۔۔۔۔ سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کی گئی۔ "وَالیہ راجعون" کی آواز پر قبلہ رو ہو کر ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کرلیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے علم و حکمت کی وہ شمع جس نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک ظلمت کدۂ ہند کو روشن رکھا تھا۔ وہ ہمیشہ کے لیے گل ہوگئی۔

ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی پر جب غسل دینے کے لیے تختہ پر لٹایا تو جسم بالکل سیاہ تھی اور اس پر نشانات تھے۔ لوگوں کو حیرت ہوئی کہ یہ کیونکر ہے؟ آپ کے وہ رفقا جو مالٹا میں آپ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے اس طلسم حیرت کو توڑتے ہوئے بتایا کہ یہ نشانات ان دُروں کے ہیں۔ جو مالٹا کی اسارت میں آپ پر پڑتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ شیخ الہند نے ہمیں ہدایت کی تھی کہ میرے سامنے ان مصاحب کا جو مجھ پر ٹوٹ رہے ہیں۔ کبھی ذکر نہ کرنا۔ حضرت شیخ الہند کی صبر و استقامت کا یہ منظر دیکھ کر حاضرین متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

پہلی نماز جنازہ ڈاکٹر انصاری کی کوٹھی کے سامنے میدان میں پڑھی گئی۔ پھر جنازہ دیوبند لایا گیا۔ اور اگلے روز حضرت نانوتوی قدس سرہ کی قبر کے قریب یہ گنجینۂ فضل و کمالات دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہوگیا۔

حضرت شیخ الہند ابتدائی پچیس تیس سال تو درس و تدریس میں مشغول رہے۔ اس کے بعد کی زندگی مجاہدانہ سرگرمیوں میں مصروف نظر آتی ہے۔ تاہم کافی کچھ کتب کی صورت میں آپ کی تصنیفی یادگار ہیں۔

ترجمہ قرآن مجید: حضرت کا یہ بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔ جس کی افادیت اور عمومیت برصغیر کی حدود سے تجاوز ہوگئی۔ سورۂ نساء تک حواشی آپ کے قلم سے ہیں باقی آپ کے قابل شاگرد شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی نے مکمل کیے۔ یہ ترجمہ و تفسیر فارسی میں ترجمہ ہو کر افغانستان سے شائع ہوچکا ہے۔

الابواب والتراجم: بخاری شریف کے ابتدائی چند تراجم ابواب کی مختصر شرح ہے۔ اور اسارت مالٹا کی یادگار ہے۔

تصحیح ابوداؤد: یہ مع تعلیقات ۱۳۱۸ھ میں شائع ہوئی۔

حاشیہ مختصر المعانی: ۱۳۲۲ھ میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی۔

ادلۂ کاملہ: یہ حضرت کی سب سے پہلی کتاب ہے۔ اس کا دوسرا نام اظہار الحق ہے۔

ایضاح الادلہ: یہ مصباح الادلہ کا جواب ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب ۱۲۹۹ھ میں میرٹھ اور دوسری مرتبہ ۱۳۳۰ھ میں شائع ہوئی۔

احسن القریٰ: ۱۳۱۳ھ میں یہ رسالہ لکھا گیا اس میں ثابت کیا گیا کہ گاؤں میں جمعہ کی نماز جائز نہیں۔

جہد المقل: اس میں حضرت شاہ اسماعیل شہید پر چند اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

فتاویٰ: یہ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔

افادات: یہ رسالہ حضرت کے دو مضمونوں وحی اور اس کی عظمت اور لا ایمان لمن لا امانۃ لہ کا مجموعہ ہے۔ جو افادات کے نام سے ۱۳۵۱ھ میں رسالہ کی صورت میں شائع ہوا۔

مکتوبات شیخ الہند: حضرت کے مکتوبات کا مجموعہ ہے۔

کلیات شیخ الہند: حضرت شیخ الہند کے منظوم کلام کا مجموعہ ہے جس کو مولانا اصغر حسین نے شائع کروایا تھا۔ اس کتاب کو پڑھنے سے حضرت کا استاد سخن ہونا بھی ظاہر ہوتا ہے۔

بقیہ:۔ بولتی تحریریں

(تذکرہ صـ۳۳۲ بحوالہ مفتاح التذکرہ صـ۶)
(۷) "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔"
تذکرہ صـ۶۰۰ بحوالہ مفتاح التذکرہ صـ۸۸ ء

بقیہ:۔ بزم ختم نبوت

جنت کے پروانے ہر دم بانٹے
سرمایہ صفر سے کرو ڑلیا
طواف لندن کرنے والو
کعبہ سے کیوں منہ موڑ لیا

ذکریوں کے عقائد پر ایک نظر

محمد اقبال حیدر آباد

ذکری مذہب:- ذکری مذہب افیون مہدی کے اوائل میں ملا مراد گچکی نے قائم کیا ذکری لوگ اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کرتے۔ اس لئے ہم لوگ اس عجیب و غریب مذہب سے بہت کم واقف ہیں۔ اس فرقے نے بھی اپنی بنیاد عقیدہ ختم نبوت کی نفی پر رکھی۔ بلوچستان میں ساحل مکران پر پرورش پائی۔ آبادی کے لحاظ سے ضلع مکران کی تقریباً ایک تہائی آبادی ذکری مذہب کی پیروکار ہے۔ ضلع لسبیلہ کے تمام ساحلی علاقوں میں بیشتر یہ لوگ آباد ہیں۔ گڈانی۔ سونمیانی (ڈام) اوڑماڑہ کی اکثریت ان ہی لوگوں پر مشتمل ہے۔ کراچی میں یہ لوگ اچھی خاصی تعداد میں آباد ہیں۔ کراچی کی مشہور تفریح گاہ ہاکس بے سے ان لوگوں کے گاؤں اور آبادیوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو لسبیلہ اور گوادر تک چلا گیا ہے پیشے کے لحاظ سے یہ لوگ مچھیرے ہیں اور مچھلی کا کاروبار کرتے ہیں۔ ضلع قلات کے جھلاوان کے علاقہ میں بھی ان کی اچھی خاصی آبادی ہے۔ بلوچستان کے جو قبائل ذکری مذہب کے پیروکار ہیں ان میں قبیلہ سنگور۔ قبیلہ بزنجو۔ قبیلہ کوہ بلوچ۔ سامی بلوچ۔ ساجدی بلوچ۔ کل کو بلوچ تقریباً تمام ہی ذکری ہیں۔ ضلع خضدار کا مشہور شہر [illegible] تو تمام ہی ذکری ہیں۔

یہ لوگ قادیانیوں کی طرح خارج از اسلام ہیں لیکن ان کو آسانی سے مسلمان بنایا جاسکتا ہے۔ ان کی تنظیم کوئی زیادہ مستحکم نہیں۔ لیکن علماء لوگ ذکری لوگوں کو دعوت اسلام دینے پر کم توجہ دے رہے ہیں۔ ذکری مذہب کے چند مشہور عقائد ملاحظہ فرمادیں۔

(۱) محمد مہدی ان کی رسول ہے۔ نبی آخر الزمان ہے صاحب کتاب ہے ختم رسل ہے۔

(۲) کلمہ:- لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ۔

(۳) نماز:- نماز کی فرضیت ختم اور اس کا قائم مقام ذکر ہے۔ لہٰذا اب جو شخص نماز پڑھے گا وہ بے دین ہے گمراہ اور کافر ہے۔ ذکر کے وقت عورتیں اور مرد شلواریں اتار دیتے ہیں۔

وہ اپنے لئے "جمروک" یعنی روشن ضمیر اور ہدایت یافتہ اور مسلم نمازی کے لئے "بے دین تول" یعنی چوتڑ اٹھانے والا۔ بے وقوف۔ مکران کے علاقوں میں رہنے والے ذکری، نمازیوں سے بے حد نفرت کرتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ یہ نمازی ہے تو اسے پانی دینے تک کے روادار نہیں۔

(۴) حج:- حج بیت اللہ منسوخ اور اس کا قائم مقام حج کوہ مراد ہے۔ ملا مراد گچکی نے مکران کے دارالحکومت تربت کے نزدیک ایک پہاڑ کا نام کوہ مراد رکھا جس پر نقلی کعبہ تعمیر ہے۔ اس کو کعبہ قرار دیا اور حکم دیا کہ آج کے بعد حج مکہ معظمہ کی بجائے کوہ مراد پر ہوا کرے گا۔ آج بھی تمام ذکری حج کے لئے کوہ مراد جاتے ہیں مضافات میں شعائر اللہ اور متبرک مقامات کے متوازی اور مشابہ ناموں کا تعین کر دیا جیسا کہ حج عرفات۔ حوض کوثر۔ غار حرا۔ پل صراط۔ طواف اور زمزم ایک کنواں کھود دیا جس کے پانی کو ذکری لوگ بہت متبرک سمجھتے ہیں اور آب زمزم کے نام سے پکارتے ہیں۔ مرد اور عورتیں اجتماعی طور پر تین چکر لگاتے ہیں۔ عورتیں شلوار اتار کر صرف کرتے میں ملبوس اور مرد تمام کپڑے اتار کر صرف ایک رومال سا کمر میں اڑس کر چکر لگاتے ہیں۔ حج کے ایک رکن میں عورتیں اور مرد چاروں ہاتھ پاؤں پر چارپایوں کی طرح چلتے ہیں۔ ملائی شب زفاف کے علاوہ دوران حج کوہ مراد اختتام طواف پر اپنی پسندیدہ عورت سے ملاپ کرتا ہے۔ اس فعل کو اس عورت پر نزول رحمت سمجھا جاتا ہے۔

زکوٰۃ:- اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ موقوف۔ اس کی بجائے عشر بشرح دس فیصد دینا ہوگا۔ عورت کو اپنے جسم کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے وہ اس طرح کہ عورت کو نکاح کے بعد شب زفاف میں ملائی یعنی ذکری پیشوا کے پاس پہنچا دیا جاتا ہے وہ اس سے ..... ملاپ کر کے اس کو زکیہ اور مصفٰی بنا دیتا ہے۔ زن بیوہ جو شخص زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے وہ اس طرح کہ اسے حکم ہے کہ مذہب کی خواہش جماع کو انکار نہ کرے۔ یہی اس کی زکوٰۃ ہے تمام محرمات سے زنا جائز ہے۔

کسی کا دل نہ دکھانے والا بادشاہ

سلطان ناصر الدین محمود کسی کا دل نہیں دکھاتا تھا ایک دن بیٹھا قرآن شریف لکھ رہا تھا۔ ایک شخص ملاقات کے لئے آیا اس کی نظر قرآن پر پڑی۔ دیکھا کہ ایک جگہ دو دفعہ "فیہ" لکھا ہوا تھا۔ سلطان سے کہا۔ یہاں ایک "فیہ" زائد ہے سلطان نے قلم سے ایک "فیہ" کے گرد دائرہ بنا دیا۔ وہ شخص چلا گیا۔ تو قلم تراش سے دائرے کو چھیل ڈالا خادم نے دائرہ بنانے اور مٹانے کی وجہ پوچھی۔ سلطان نے جواب دیا۔ یہاں لفظ "فیہ" دو دفعہ ٹھیک ہے۔ مگر اس خیال سے کہ وہ شخص اپنی غلطی معلوم کر کے شرمندہ ہوگا۔ اور اس کی دل شکنی ہوگی۔ اس کے سامنے لفظ کے گرد حلقہ کھینچ دیا۔ اب وہ چلا گیا ہے۔ اس لئے مٹا دیا ہے۔

کاغذ پر لکھ کر مٹانا آسان ہے
دل پہ لکھ کر مٹانا مشکل ہے

بقیہ :۔ حجاج بن یوسف

ابن جبیر کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو حسن بصریؒ نے نے جواب دیا کہ میں ان کے بارے میں وہی کچھ کہوں گا جو مجھ سے زیادہ شریف آدمی (موسیٰ علیہ السلام) نے تم سے زیادہ شریر آدمی (فرعون) کے سامنے کہا تھا کہ جب فرعون نے سوال کیا کہ فما بال القرون الاولیٰ تو آپ نے جواب دیا کہ علمها عند ربی فی کتاب بہرحال اس میں کسی کو شک نہیں کہ حجاج نے نیک کام بھی بہت کئے ہیں اس کا حسب و نسب بھی بہت اعلیٰ کردار کے حاملین سے ہے۔ بعض حضرات تابعین سے بھی اس کے عمدہ تعلقات رہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ وہ حافظ قرآن اور قاری قرآن بھی تھا اس نے باطل ترقوں کو بھی خوب للکارا اور ان کو شکست فاش دی ان کا سر کچلا اس میں بھی تامل کی ضرورت نہیں کہ اعراب قرآن کی سعادت بھی اسی کو نصیب ہوتی ہے لیکن اس سے بڑھ کر اس نے جو ظلم کی انتہا کر دی وہ اس کی شخصیت سے بعد کا باعث بنی حجاج چونکہ ایک سپاہی کی حیثیت سے مروان بن عبدالملک کی فوج میں بھرتی ہوا اور جلد ہی اپنی صلاحیتوں کی بنا پر فوج کا سپہ سالار بن گیا فوج کی کمان سنبھالنے کے بعد اس نے ظلم اور زیادتی شروع کی اس کے ظلم سے صحابہ تک کی مقدس ہستیاں نہ بچ سکیں حتیٰ کہ عبداللہ ابن زبیرؓ کو پھانسی دے کر آپ کی نعش مبارک کئی دن تک سولی پر لٹکی رہی اور پھر آپ کا سر مبارک کاٹ کر دمشق کوفہ اور بصرہ کے شہروں میں نمائش کے لیے لے جایا گیا سب سے بڑھ کر ستم یہ کہ اسلام نے اگر جنس فوقیت برتری اور قومیت کے نقشہ ختم کر کے مساوات کی بنیاد رکھی تھی اور فوقیت کی کسوٹی ان اکرمکم عنداللہ اتقکم تھی اس کو حجاج بن یوسف نے ختم کر دیا اور پھر سے قومیت اور تعصب کو زندہ کیا عبدالملک بن مروان نے قومیت پرست شعراء کی حوصلہ افزائی کی آتے سے سیاسی فساد اٹھایا۔ جو طرح اسلام کے آنے سے جو فتنہ دب لیا تھا اس کو پھر سے زندہ کیا۔ غرضیکہ حجاج بن یوسف نے جہاں اچھے کام کیے ہیں وہاں اس کے افعال مذمومہ اس کے افعال محمودہ سے بڑھ کر ہیں اب یہ فیصلہ قارئین کرام کے ہاتھ میں ہے کہ حجاج بن یوسف کو فاسق الامت قاتل الامت کا لقب دیں یا اس کو ایک عظیم اسلامی سپہ سالار کا لقب دیں لیکن ہم نے اصلاح کی خاطر قارئین کرام کے سامنے تصویر کے دونوں رخ پیش کر دیے ہیں صحابہ کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرنے والا خواہ کوئی بھی ہو لیکن امت اس کے حق میں فیصلہ کرنے سے گریز کرتی ہے آخر میں قارئین کو نفحۃ العرب شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ کی کتاب پڑھنے کی گزارش کرتا ہوں۔

بقیہ :۔ آپ کے مسائل

جواب نمبر ۲ :۔ نماز کے اوقات میں دفتر بند ہونا چاہیے دفتری اوقات کی وجہ سے ہمیشہ نماز کو غارت کرنا جائز نہیں البتہ ڈاکٹر اگر اپریشن کر رہا ہو تو اس کے لئے جماعت چھوڑ دینا جائز ہے۔

جواب نمبر ۳ :۔ اپنی بیوی اور محرم عورت کے ساتھ نماز جائز ہے وہ پیچھے کھڑی ہو جائے۔

جواب نمبر ۴ :۔ فقہاء نے بدعتی کی امامت کو مکروہ کہا ہے

(واللہ اعلم)

طلاق کا مسئلہ

واحد علی سانگھڑ

" زید آٹھ بچوں کا باپ ہے اس کا سسرال بھی اسی شہر میں واقع ہے۔ کچھ عرصے قبل زید کی اپنے سسرال والوں سے کسی بات پر ناراضگی ہو گئی۔ کچھ لوگوں نے ان کا میل ملاپ کرانا چاہا۔ غصے کی حالت میں زید نے دو اشخاص کی موجودگی میں یہ الفاظ ادا کئے "جس روز اس نے (میری بیوی) اُن کے گھر کا (لڑکی کے والدین کا) ایک نوالہ بھی کھایا اسی دن اس کو تین طلاق" اس کے بعد ابھی چند دن قبل زید کی اس کے سسرال والوں سے صلح کروادی گئی ہے۔ لیکن زید کی بیوی کو اپنے والدین کے گھر کا کھانا کھانے سے منع کر دیا گیا ہے۔

آیا زید کی بیوی اپنے ماں باپ کے گھر کا ساری عمر کچھ نہیں کھا سکتی اور اگر کبھی بھولے سے ہی کھالے تو کیا طلاق واقع ہو جاتی ہے کیا یہ شرط کسی صورت میں ختم ہو سکتی ہے اگر ایسا ممکن ہے تو وہ کیا صورت ہے؟

جواب :۔ اس شرط کو ختم کرنے کی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ کہ زید اپنی بیوی کو ایک طلاق بائن دیدے۔ طلاق کے بعد عورت اپنے والدین کے گھر کھانا کھا کر اس شرط کو توڑ دے اس کے بعد زید اور اس کی بیوی کا دوبارہ نکاح کر دیا جائے۔ واللہ اعلم۔

انشورنس کا کاروبار

میاں محمد اکرم ایبٹ آباد

ہمارے ہاں جو انشورنس کا کاروبار ہے کیا شرعی لحاظ سے یہ جائز ہے میری نظر میں اس لئے درست ہے کہ اگر آپ ایک مکان کی انشورنس کرائیں۔ اگر مکان کو آگ لگ جائے تو رقم مل جاتی ہے اگر آگ نہ لگے تو ادا شدہ رقم ضائع جاتی ہے اس لئے اس میں چونکہ نفع نقصان دونوں شامل ہیں اس لئے جائز معلوم ہوتی ہے۔

البتہ زندگی کی پالیسی سے اگر انسان کی موت یا حادثہ واقع نہ ہو جائے۔ تو کسی وقت وہ رقم ڈبل ہو جاتی ہے کیا آپ کے خیال میں اسکیم عمدہ نہیں کہ انسان کو تحفظ مل سکتا ہے اگر کوئی مرد یا عورت بے سہارا ہے۔ اور آخری عمر کی وجہ سے انشورنس کرواتا ہے تو کیا یہ جائز ہو گا بس ایک تحفظ سا مل جاتا ہے بہرحال آپ کے فتویٰ کا انتظار ہو گا۔ اہمیت جناب کے فتویٰ کی ہوگی۔

جواب :۔ انشورنس کی جو صورتیں آپ نے لکھی ہیں وہ صحیح ہیں یہ معاملہ قمار اور سود دونوں سے مرکب ہے رہا آپ کا یہ ارشاد کہ اس سے انسانوں کو تحفظ مل جاتا ہے۔ اس کا جواب قرآن کریم میں دیا جا چکا ہے۔

قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس واثمهما اکبر من نفعهما

واللہ اعلم

بقیہ :۔ غربت کی نفسیات

جینے کے سامان مہیا ہیں، بلکہ ہر شخص خوشحالی کے جس زینہ پر پہنچتا ہے اس سے اوپر ہی کی جانب دیکھتا ہے اور ضروریات زندگی کی موجودگی کے باوجود سامان تعیش کی کمی کا شکوہ کرتا رہتا ہے، اور عام انسانوں کی یہ بے چینی

اور بے چینی اُن کے دور کی حکمرانی کے نظاموں کو صد ادمی ہے۔ جس میں کھانا کپڑا اور عیش و عشرت ہی کو حاصل زندگی قرار دیا گیا ہے۔ اور امریکہ کے سرمایہ دار ہوں یا روس کے مزدور سب کی زندگی کی توانائیاں شکم کی آنتوں اور بدن کی کھالوں میں سمٹ سمٹا کر آ گئی ہیں جو لوگ امیری و خوشحالی کی ہر منزل پر پہنچ کر اپنی غربت و محتاجی کو نئے انداز میں سوچنے والے ہیں ان کو صبر، شکر، ایثار، سیر چشمی، بے نیازی، عالی ظرفی، بلند حوصلگی جیسے شریفانہ الفاظ و معانی سے کیا مطلب، یہ تو وہ بے شرم لوگ ہیں جو اپنے گھروں میں ہزاروں لاکھوں کا سامان تعیش رکھ کر بھی اور تنگی کا شکوہ کرتے ہیں۔

سچ فرمایا محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ابن آدم کو ننانوے وادیاں سونے کی دیدی جائیں تو بھی اس کی تمنا ہو گی کہ ایک وادی اور مل جائے، اور بالکل درست فرمایا انسانیت کے خیر خواہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابن آدم کا منہ ہمیشہ کھلا ہی رہتا ہے۔ اُسے صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے نیز آپ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کے لئے گھر ہو، صحت ہو، بال بچے ہوں، ایمان ہو، اور صبح و شام تک کھانے کو ہو تو گویا آج کی پوری دنیا حاصل ہو گئی۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے دوسرے صحابی سے اپنی محتاجی کا تذکرہ کیا تو انھوں نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے بیوی نہیں ہے؟ اس پر صحابی نے جواب دیا کہ بیوی کے ساتھ ساتھ میرے پاس سواری بھی ہے۔ اس پر دوسرے صحابی نے فرمایا کہ تب تم تو بادشاہ ہو، جس زمانہ میں انسانوں کے اندر جلب منفعت، بسیار خواہی اور لوٹ کھسوٹ کا متعدی مرض پھیل جائے گا۔ اس زمانہ کا ہر فرد فقر و محتاجی کی شدید خارش میں مبتلا رہے گا اور کبھی اس کبھی اس کو چین نصیب نہیں ہو سکتا، بد قسمتی سے ہمارا دور ایسا لوگوں کی سربراہی میں گذر رہا ہے۔ جو جانوروں کی سطح پر اتر کر دنیا کو اسی سطح پر سے چلنا چاہتے ہیں اور ان کے یہاں مادی تقاضوں کے سوا کچھ نہیں ہے۔

بقیہ :۔ اللہ والوں کی مجلس

تھے دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لے گئے جن میں سے ایک اُن کے صاحبزادہ خواجہ محمد الدین صاحب تھے۔ جب بیٹھ گئے اور آپ کے قوال اپنے سازوں کو درست کرنے لگے تو حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا یہ طاؤس ہے، فرمایا طاؤس نہیں دوُٹ ہے پھر فرمایا طاؤس نہیں دوُف ہے (یہاں حضرت نے فرمایا کہ اس علاقہ میں دیلوٹ کو دوُٹ کہتے ہیں) اور کئی دفعہ فرماتے رہے۔ قوالوں نے بہتیرا سازوں کی کیلوں کو مروڑا مگر وہ بجے نہیں۔ آخر بغیر سُنے مجلس برخاست ہو گئی۔

بقیہ :۔ امیر و قائد

نہیں ہے" وہ نوجوان اپنی تمام تر رعنائی و خوبصورتی کے اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے اور اپنا سر اس محبِ رسولؐ کے آگے پیش کرتا ہے جس کی ابھی دل آزاری کی ہے کہ "تم میرے سر کو اپنے جوتوں سے مسلو" یہی سر اور اس کے اندر رعونت ہی اس بات کا سبب بنی تھی "ادھر رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن سے اس شخص نے جو کالے رنگ کا تھا اور عرب سے دور حبشہ کا غریب الدیار اپنے جوتوں سے عرب کے ایک معزز قبیلہ کے نوجوان کے سر کو ...یہی نوجوان بعد میں زہد و استغنا کا مکمل نمونہ بنا کہ جو ایک وقت سے دوسرے وقت کے لئے کوئی چیز رکھنے کو منافی توکل و استغنا کہتے تھے اور ان کا فقر ضرب المثل بن گیا فقر ابوذر......

اسلامی تاریخ کے سینے میں اس طرح کی بے شمار نظیریں پائی جاتی ہیں مقصود فقط یہ ہے کہ سیرت رسول اور اسوۂ حسنہ سے رہنمائی حاصل کرکے آقا و محکوم کے درمیان روایتی اور مصنوعی دیواریں توڑ دی جائیں اور اسی سیرت ہی میں یہ درس کہ امام و آقا ہو کر اپنی رعایا اور ماتحت انسانوں کے ساتھ ایسا مربوط تعلق ہونا چاہیئے۔ آقا و امیران ہی کا ایک فرد محسوس ہو اسی میں تکریم انسانیت کا درس اور احترام آدمیت کا اعلان ہے تاریخ کے یہ محفوظ اور روشن واقعات اور اس عظیم ہستی کی سیرت و اسوہ جہاں اپنے نام لیواؤں! اس ہستی سے عشق و محبت کا دعویٰ کرنے والوں کو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں اٹھو اور پوری دنیا میں تم اپنے محبوب کی سیرت اور اسوۂ کو نافذ کردو، سرمایہ داری اور جاگیرداری قومی و نسلی تمام مصنوعی بتوں کو پاش پاش کرکے سادگی اپنالو وہ سادگی جو تہاری ہی نہیں تمام جہانوں کے پیغمبر کی سیرت سے عیاں ہے، وہاں ساری انسانیت کو دعوت فکر ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی ہی تمہاری پریشانیوں کا علاج اور تمہارے غموں کا خاتمہ ہے تم اسی کی راہ پہ چل کر امن و سکون حاصل کر سکتے ہو تم اسی کو اپنا مرکز و مرجع بنا کر اقبال حاصل کر سکتے ہو...... اے بد قسمت انسانو، تم کیوں اتنی عظیم ہستی کو چھوڑ کر کسی اور کی راہیں تک رہے ہو!

تم کیوں سراج منیر کی تابانیت کو چھوڑ کر کوئی اور چراغ، تلاش کر رہے ہو!۔

اس کا اسوہ اس کی سیرت اس کی سنت اس کا کردار اس کا طرز گفتار اس کی معاشری زندگی و معاشرتی حالت اس کا طریقہ، عبادت اس کا پیام انصاف، اس کا نظریہ انقلاب، مساوات اس کا پیغام اتحاد و الفت اور اس کی دعوت دین اپنالو

تو پھر

تم اتنے عظیم بن جاؤ گے کہ عظمت تم سے نسبت پر فخر کرے گی۔ اتنے سعید بن جاؤ گے سعادت تم سے انتساب پر شرف محسوس کرے، شرافت خود تمہارے قدموں میں آئیگی۔ ترقی تم پر نثار ہو گی دنیا کو تم اس نظر سے دیکھو جس نظر سے خدا کے سب سے آخری رسول اور انسانوں کے سب بڑے آقا نے اور اس کے سامنے والوں (صحابہ) نے دیکھا تو پھر یہی دنیا جس کے پیچھے آج تم بے قرار ہو کر بھاگ رہے ہو تمہارے پیچھے بھاگ کر آئے گی بلکہ تم اگر اس ہستی کو اپنالو جس کی دعوت تمہیں دی جارہی ہے تو تمہارا مقام اتنا اوج پر ہو گا کہ حور اتی جنت تمہاری ملاقات کے لئے بے قرار اور جنت تمہارے دیدار کی مشتاق بن جائے ——— یہ دعوت ہے اسوۂ رسولؐ کی

خدا کی اربوں رحمتیں ہوں اے فخر رسل

اللھم صلے علی محمد وعلی ال محمد وبارک وسلم وصل علیہ

ایک عالم کی پارسائی کا امتحان

احمد شاہ دُرانی۔ افغانستان کا بڑا زبردست بادشاہ ہوا ہے ایک دفعہ اس نے گانے بجانے والوں کو دربار میں بلایا۔ جب ناچ رنگ کی محفل خوب گرم ہوئی تو اس نے شاہی ملا کو جس کا اصل نام مُلا ارادت تھا، بلا بھیجا۔

مُلا صاحب بڑے پرہیزگار اور عالم بزرگ تھے یہ تماشا دیکھا تو بولے۔ اے احمد! ہوش کر۔ خدا سے ڈر۔ اور جس کے نام پر تیرا نام ہے۔ اس کا ادب کر۔

احمد شاہ بولا۔ اس میں کیا حرج ہے۔ اور اسلام کو اس سے کیا نقصان پہنچتا ہے۔

مُلا ارادت نے کہا" جس چیز کو اسلام نے حرام کہا۔ تم اسے اچھا کہنے والے کون"؟

یہ کہہ کر مُلا ارادت دربار سے قدم باہر رکھنے ہی کو تھے۔ کہ احمد شاہ نے کہا۔ میں خود اس کام کو پسند نہیں کرتا ہوں تو صرف آپ کی پرہیزگاری اور پارسائی کا امتحان کرنا چاہتا تھا۔ شکر ہے۔ کہ آپ اس امتحان میں پورے اترے۔ مُلا ارادت نے کہا۔۔ اچھا یہ سب کچھ میرے امتحان کے لیے تھا۔ میں اسکو اپنی توہین سمجھتا ہوں اور آج کے بعد تو مجھے کبھی شاہی دربار میں نہیں دیکھے گا" یہ کہہ کر وہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ اور پھر کبھی ادھر کا رخ نہ کیا۔

مُلا ارادت کی بے خوفی دیکھئے۔ کہ وہ بادشاہ کو ڈانٹنے سے نہیں ٹلے۔ اور پھر غیرت ملاحظہ کیجئے۔ کہ اپنی توہین کے بعد کبھی بادشاہ کے دربار کا نام نہیں لیا۔ ایک مسلمان عالم کی یہی شان ہونی چاہیئے۔

علاقہ لوئر بکھل میں پر زور احتجاج

مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر بکھل مانسہرہ نے مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی اپیل پر لوئر بکھل کی تمام جامع مسجدوں میں جمعہ کے روز یوم احتجاج منایا گیا اس موقعہ پر لوئر بکھل کی تمام جامع مسجدوں میں خطیب حضرات نے مرکزی مجلس کے مطالبات کے حق میں قراردادیں منظور کرائیں قراردادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے مولانا اسلم قریشی کے قتل اغوا کا معمہ حل کیا جائے سانحہ سکھر و ساہیوال کے کیسوں کا جلد فیصلہ سنایا جائے۔ صدارتی آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ قبل ازیں جمعہ کے روز مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر بکھل کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی امیر مجلس منعقد ہوا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے قاری محمد شاہ نے مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کی ملک دشمن اور اسلام دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے مندرجہ ذیل خطبات نے خصوصیت کے ساتھ اسی موضوع پر احتجاج کے دن تقاریر کیں مولانا مظفر اقبال قریشی کا مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب مولانا عبداللطیف صاحب مولانا غلام ربن صاحب مولانا عبدالقیوم صاحب مولانا قاری محمد شاہ مولانا قاضی شمس الرحمٰن صاحب

لودھراں میں یوم احتجاج پر مقامی علماءؒ اور رہنماؤں کی تقریریں

لودھراں (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے زیر اہتمام ایک احتجاجی جلسہ منعقد ہوا اجلاس کی صدارت جناب صوفی محمد علی صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں نے فرمائی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے لودھراں کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا محمد موسیٰ نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ آج سے تقریباً ۲ سال پہلے مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سیالکوٹ حضرت مولانا محمد اسلم قریشی کو قادیانیوں نے مرزا طاہر کے حکم سے اغوا کیا نہ جانے کہ مولانا محمد قریشی کو اب شہید کر دیا ہے یا وہ ابھی کسی نام نہاد جیل میں طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ اور حکومت اب سرد مہری سے کام لے رہی ہے کئی تفتیشی ٹیمیں بنائی گئیں لیکن سب ناکام ثابت ہوئیں۔ ہم حکومت پاکستان سے اسکی سرد مہری پر احتجاج کرتے ہیں کیوں نہیں آج تک حضرت مولانا اسلم کو بازیاب کیا گیا کیا وجہ ہے کہ مرزا طاہر ملک سے فرار ہو گیا ہے یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ حضرت مولانا محمد ضیاء الرحمٰن نیازی نے کہا کہ ابھی مولانا اسلم قریشی کا مسئلہ حل نہ ہوا تھا کہ قادیانیوں نے ساہیوال میں دو مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کر دیا لیکن ابھی تک ڈیڑھ سال تک کوئی فیصلہ نہیں سنایا گیا ممتاز صحافی اور انجمن صحافیاں کے سیکرٹری جناب عبدالمجید ندیم نے اندرون سندھ میں قادیانیوں کی تخریبی کاروائیوں کی وضاحت کی انہوں نے کہا کہ پہلے انہوں نے منزل گاہ مسجد میں حملہ کیا اور پھر کنری ضلع تھرپارکر میں غریب کسان کی بیوی بچوں کو اغوا کیا گیا حیدرآباد میں دو طالب علموں کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا ہم حکومت سے اسکا زبردست احتجاج کرتے ہیں کالعدم جمہوری پارٹی لودھراں کے جنرل سیکرٹری خواجہ عبدالمجید جٹ صاحب بزرگ رہنما مجلس احرار الاسلام قادیان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی اب بالکل پاگل ہو گئے ہیں حکومت کو چاہیے کہ ان کا بروقت علاج کیا جائے آخر میں نور محمد مجاہد نے کہا کہ قادیانی کھلم کھلا صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں مرزائی مرزائیت کی کھلم کھلا اسلام کے نام پر تبلیغ کر رہے ہیں لودھراں کے شہر میں چند ایک واقعات ہوئے ان میں سے ایک واقعہ کی جو کہ پورے ثبوت کے ساتھ ہے DSP صاحب لودھراں کو درخواست دی لیکن اس پر ابھی تک کوئی عمل نہیں ہوا ہم حکومت سے پورا پورا احتجاج کرتے ہیں کہ قادیانیوں سے مکمل طور پر صدارتی آرڈیننس پر عملدرآمد کرایا جائے۔

●●

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

موت سے ڈرنا دل والوں کا کام نہیں

جان کا کیا ہے صبح نہیں یا شام نہیں
موت سے ڈرنا دل والوں کا کام نہیں

کھیل گئے جو جان پہ بازی جیت گئے
جھول گئے جو دار پہ وہ ناکام نہیں

ہاریں گے وہ ناداں جن کو عافیت پیاری
جیتیں گے وہ جن کے ارادے خام نہیں

مانتے ہیں جو پیغمبر دجالوں کو
کفر ہے خالص کفر ہے یہ اسلام نہیں

ختم نبوت کا ہر منکر کافر ہے
اس کے سوا میرا کوئی پیغام نہیں

جن کو چھوڑ کے قاتل نے احسان کیا
شکر خدا کا ان میں میرا نام نہیں

منزل کی دھن ہم کو بے کل رکھتی ہے
اہل جنوں کی قسمت میں آرام نہیں

دل میں سمائی دھن ایسی درویشی کی
گیلانی کو خواہش ننگ و نام نہیں

شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی